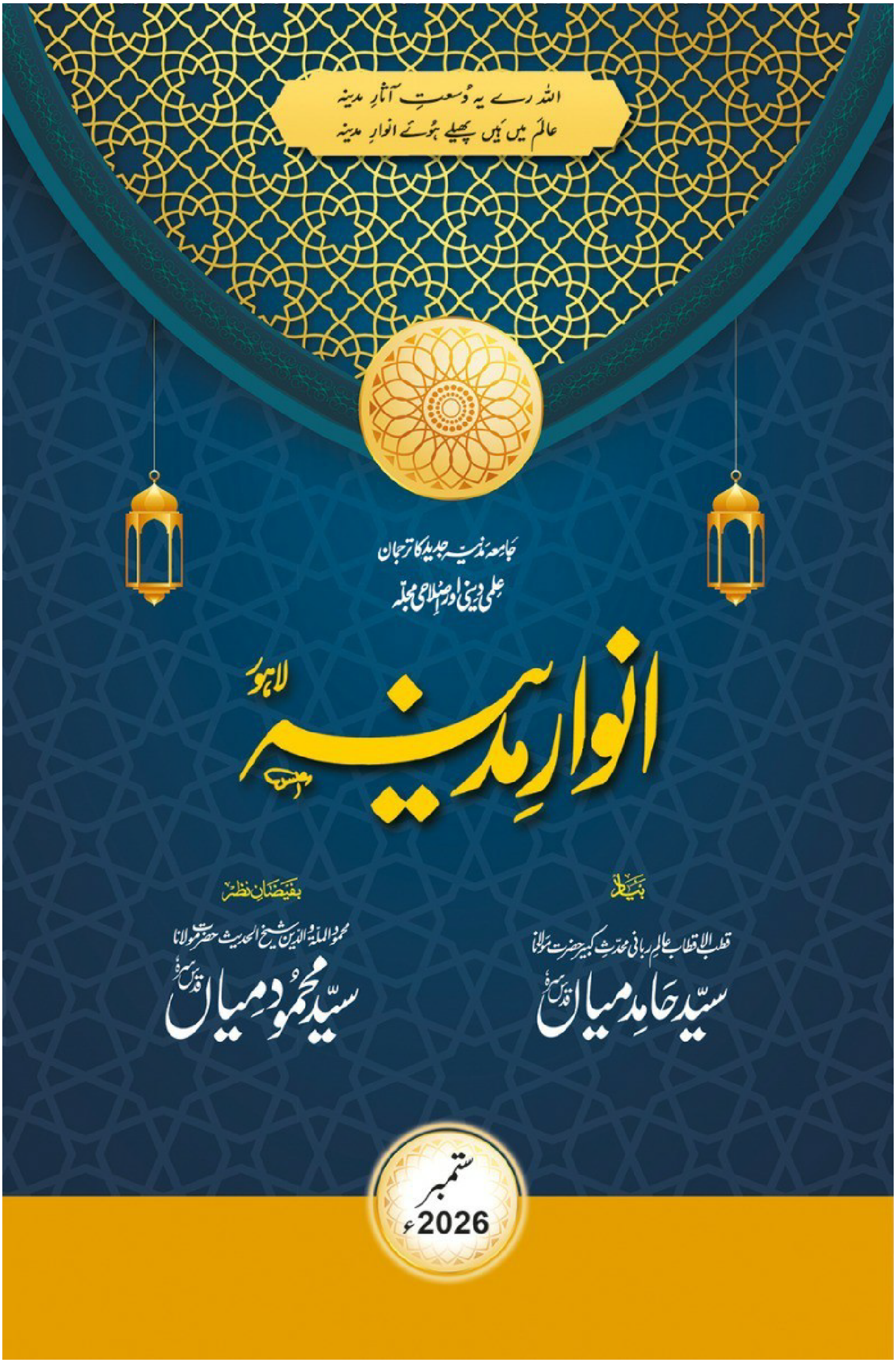

اللہ رے یہ وُسعتِ آثارِ مدینہ
عالَم میں ہیں پھیلے ہُوئے انوارِ مدینہ
جامعہ مدنیہ جدید کا ترجمان
علمی دینی اور اِصلاحی مجلہ
انوارِ مدینہ
لاہور
بنیاد
قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت مولانا
سیّد حامد میاں قدس سرہٗ
بفیضانِ نظر
محمود الملة والدین شیخ الحدیث حضرت مولانا
سیّد محمود میاں قدس سرہٗ
ستمبر
2026ء

ماہنامہ

انوارِ مدینہ

جلد : ۳۴	ربیع الاوّل،ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ / ستمبر ۲۰۲۶ء	شمارہ : ۹

بیاد : قطب الاقطاب عالم ربانی محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاںؒ

فیضانِ نظر : محمود الملّة و الدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ

مولانا نعیم الدین صاحب (مدیرِاعلیٰ)	مولانا عکاشہ میاں صاحب (مدیرِ مسئول)
مولانا محمد عابد صاحب (نائب مدیر)	ڈاکٹر محمد امجد صاحب (مدیرِ منتظم)

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ 50 روپے......سالانہ 600 روپے

سعودی عرب،متحدہ عرب امارات.....سالانہ 90 ریال

برطانیہ،افریقہ .... سالانہ 20 ڈالر

امریکہ .... سالانہ 30 ڈالر

جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور ای میل ایڈریس

www.jamiamadniajadeed.org

jmj786_56@hotmail.com

Whatsapp : +92 333 4249302

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

موبائل : 0333 - 4249301

موبائل : 0333 - 4249302

موبائل : 0323 - 4250027

جازکیش نمبر : 0304 - 4587751

دارُالافتاء کا ای میل ایڈریس اور وٹس ایپ نمبر

darulifta@jamiamadniajadeed.org

Whatsapp : +92 321 4790560

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع وناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

دفتر ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۴
درسِ حدیث	حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب	۹
ولادت باسعادت سیّد الکونین رحمۃ للعالمین ﷺ	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی	۱۳
خطبہ جمعہ.... نبی علیہ السلام کا یہودیوں سے معاہدہ	حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب	۲۹
درسِ حدیث .... بہترین اسلحہ " قوس"	حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب	۳۴
حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب کابلی	مولانا محمد معاذ صاحب لاہوری	۵۱
اہم اعلان		۶۰
اخبار الجامعہ		۶۱
وفیات		۶۳
جامعہ مدنیہ جدید کے واجبی ماہانہ تخمینی اخراجات		۶۴

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جاسکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

معاہدہ مکہ : عالمِ اسلام کے مشترکہ دفاع کی جانب ایک اہم پیش رفت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

گزشتہ سال ۱۷ ستمبر ۲۰۲۵ء کو وطن عزیز پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان ایک معاہدہ Strategic Mutual Defence Agreement طے پایا تھا جس کا بنیادی تصور باہمی دفاع اور ایک ملک کے خلاف جارحیت کو دونوں کے خلاف جارحیت تصور کرنا تھا

اکتوبر ۲۰۲۵ء کے اداریہ میں ہم نے لکھا تھا کہ

''اس حالیہ پاک سعودی معاہدہ کے دُور رس نتائج کئی پہلوؤں سے اہمیت کے حامل ہیں ان کا اثر پاکستان، سعودی عرب اور پورے خطے پر پڑسکتا ہے !
دفاعی اور سیکیورٹی اثرات پر نظر ڈالیں تو دفاعی تعاون سے پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات مزید گہرے ہوں گے، خطے میں سلامتی کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مشترکہ حکمت عملی تیار ہوسکتی ہے، بھارت اور دیگر ممالک اس تعلق کو بغور دیکھیں گے''

اس وقت کے بیان کردہ نتائج کی روشنی میں دیکھیں کہ ایک سال سے بھی کم عرصے میں اس حکمت عملی کا دائرہ پاکستان اور سعودی عرب سے بڑھ کر ترکیہ تک پہنچ گیا ! !

۷؍اگست ۲۰۲۶ء بروز جمعہ سرزمینِ مکہ مکرمہ میں پاکستان، ترکیہ اور سعودی عرب کے درمیان ایک اہم دفاعی معاہدہ طے پایا جسے ''مشترکہ دفاعی معاہدہ'' کا عنوان دیا گیا ہے۔ عالمِ اسلام کے ان تین اہم ممالک کے مابین ہونے والا یہ معاہدہ موجودہ عالمی اور علاقائی حالات کے تناظر میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے ! اس معاہدہ کو ایک وسیع تر دفاعی شراکت داری کی طرف اہم قدم قرار دیا جاسکتا ہے !

یہ معاہدہ تینوں ممالک کے سربراہی اجلاس میں طے پایا جس پر وزیراعظم پاکستان محمد شہباز شریف، سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور صدر ترکیہ رجب طیب اردگان نے دستخط کر کے اس کے رُو بہ عمل ہونے کا اعلان کیا ! تینوں ممالک کے سربراہی اجلاس میں سربراہانِ حکومت و مملکت نے خوشگوار ماحول میں سہ طرفہ دفاعی اور اقتصادی تعاون اور تعلقات پر تبادلہ خیال کیا اور تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا ! !

یہ معاہدہ اچانک وجود میں آنے والا کوئی واقعہ نہیں بلکہ گزشتہ برس پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان ہونے والے دفاعی تعاون کے معاہدے کو آگے بڑھانے کی ایک اہم کڑی سمجھا جارہا ہے ! اس پر ایک طویل عرصہ سے مشاورت اور تیاری کا سلسلہ جاری تھا !

موجودہ معاہدے کا بنیادی مقصد تینوں ممالک کی اجتماعی دفاعی صلاحیت اور قوت کو مضبوط کرنا اور دفاعی تعاون کے مختلف پہلوؤں کو فروغ دینا ہے، نیز تینوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو منظّم، وسیع اور موثر بنانا اور بدلتے ہوئے علاقائی حالات میں باہمی سلامتی کے لیے مشترکہ لائحہ عمل تشکیل دینا ہے ! معاہدے کی نمایاں جہت ''اجتماعی دفاع'' کا تصور ہے۔ اس اصول کے تحت کسی ایک رکن ملک کی سلامتی کو درپیش خطرے کو دوسرے ممالک کی سلامتی سے جدا نہیں سمجھا جائے گا بہ الفاظِ دیگر یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر مسلح حملہ تینوں پر حملہ تصور ہوگا ! !

مقدس سرزمین پر تین اہم اسلامی ممالک کا مشترکہ دفاع کا عہد اس امر کی علامت ہے کہ امت مسلمہ اپنے مشترکہ مفادات کے تحفظ کے لیے فروعی اختلافات سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے ! یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلم دنیا قدرتی اور زمینی وسائل سے

مالا مال ہے، اگر خلیج کے تیل اور گیس کے ذخائر، پاکستان کی افرادی قوت اور دفاعی استعداد، ترکیہ کی صنعتی و تکنیکی ترقی، وسطی ایشیا کے قدرتی وسائل اور مسلم دنیا کی وسیع منڈیاں ایک دوسرے سے مربوط ہوجائیں تو مسلم ممالک ایک ایسی معاشی اور دفاعی قوت بن سکتے ہیں جسے عالمی سطح پر نظرانداز کرنا ممکن نہیں ہوگا !

بلاشبہ یہ ''بارش کا پہلا قطرہ'' ہے، خشک زمین کو سیراب کرنے کے لیے صرف ایک قطرہ کافی نہیں ہوتا بلکہ پہلا قطرہ اس بات کی علامت ضرور ہوتا ہے کہ بادل برسنے کے لیے تیار ہیں ! !

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موجودہ معاہدہ کو صرف تین ممالک کے دفاعی تعاون تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے ایک وسیع تر اسلامی تعاون کی بنیاد بنایا جائے ! فروعی اختلافات اپنی جگہ مگر اُمتِ مسلمہ کے اجتماعی مفادات کہیں زیادہ وسیع اور اہم ہیں ! ! فلسطین، کشمیر، دہشت گردی، معاشی ناہمواری، توانائی، خوراک، ٹیکنالوجی اور دفاع جیسے مسائل مسلم ممالک کے مشترکہ چیلنجز ہیں جن کا مقابلہ مشترکہ حکمتِ عملی سے کیا جائے تو امتِ مسلمہ دنیا میں ایک بڑی قوت کے طور پر اُبھر سکتی ہے !

اگست ۲۰۲۶ء میں پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان مکہ مکرمہ میں ہونے والے مشترکہ دفاعی معاہدے کے پس منظر میں مکہ مکرمہ کی اُسی تاریخی روایت کو یاد کرنا خاصی معنویت رکھتا ہے یہاں ایک طرف جدید دنیا کے تین اہم مسلم ممالک اجتماعی دفاع کے اصول پر باہمی تعاون کا عہد کر رہے ہیں اور دوسری طرف اسی سرزمین کی تاریخ ہمیں صدیوں پہلے ہونے والے ایسے عہد کی یاد دلاتی ہے جس کا بنیادی مقصد مظلوم کی مدد اور ظلم کا سدِ باب تھا ! !

☆

مشہور سیرت کی روایات کے مطابق پہلا ''حلفُ الفضول'' حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانے کے بعد دورِ جاہلیت کے قدیم زمانے میں مکہ مکرمہ میں ہوا، اس میں قریش کے بعض نیک لوگوں نے ظلم کے خلاف کھڑے ہونے اور مظلوم کو اس کا حق دلانے کا عہد کیا تھا ! اس قدیم معاہدے میں فضل نام کے تین افراد فضل بن فضالة ، فضل بن وداعة ، فضل بن حارث کا کردار بیان کیا جاتا ہے

جن کی وجہ سے اسے '' حلفُ الفضول '' کہا گیا تھا، بعض روایات میں ان ناموں کی تفصیل میں اختلاف بھی ملتا ہے !

اسی مقصد سے مشابہ دوسرا حلفُ الفضول ایک دوسرا معاہدہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے تقریباً بیس سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہی ہوا !

اس کا پس منظر ایک زبیدی تاجر پر عاص بن وائل کے ظلم کا واقعہ تھا ! حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی تحریک پر قریش کے چند خاندان جمع ہوئے اور عبداللہ بن جدعان کے گھر میں عہد کیا کہ

'' ہم مکہ میں ہر مظلوم کا ساتھ دیں گے، خواہ وہ مکہ کا باشندہ ہو یا باہر سے آیا ہوا، یہاں تک کہ اسے اس کا حق دلا دیں گے''

یہ عہد محض چند افراد کا باہمی معاہدہ نہیں تھا بلکہ اس میں ایک اہم اخلاقی اصول پوشیدہ تھا، وہ تھا طاقتور کی طاقت مظلوم کے حق کو پامال کرنے کے لیے نہیں بلکہ مظلوم کا حق واپس دلانے کے لیے استعمال ہونی چاہیے ! !

یہی وہ حلف ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے اپنی جوانی میں شرکت فرمائی اور اعلانِ نبوت کے بعد اس معاہدے کی تحسین فرمائی ! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عدل و انصاف کے ان اصولوں کو رد نہیں کیا جو انسانی فطرت اور خیر پر قائم ہوں بلکہ ان کی قدر و منزلت کو تسلیم کیا اور اسی دوسرے حلف کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے نبوت کے بعد فرمایا :

لَقَدْ شَهِدْتُّ فِیْ دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِهٖ حُمْرَ النَّعَمِ وَلَوْ دُعِیَ بِهٖ فِی الْاِسْلَامِ لَاَجَبْتُ (البدایة والنهایة ج ۲ص ۳۵۷ ط احیاء التراث)

'' میں عبد اللہ بن جدعان کے گھر ایک ایسے معاہدے میں شریک ہوا تھا کہ اس معاہدے کے مقابلے میں اگر مجھ کو سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو ہرگز پسند نہ کرتا اور اگر اب زمانہ اسلام میں بھی اس قسم کے معاہدے کی طرف بلایا جاؤں تو بھی اس کی شرکت کو ضرور قبول کروں گا''

حلفُ الفضول کے قدیم جاہلی معاہدے، بعثتِ نبوی سے تقریباً بیس سال پہلے ہونے والے حلفُ الفضول اور موجودہ مکہ مکرمہ مشترکہ دفاعی معاہدہ کو ایک ساتھ رکھ کر دیکھا جائے تو ان میں ایک دلچسپ فکری اور اخلاقی مماثلت سامنے آتی ہے ! اگرچہ تینوں کی نوعیت، زمانہ اور قانونی حیثیت ایک جیسی نہیں لیکن دونوں میں ایک اخلاقی قدر مشترک دکھائی دیتی ہے، وہ ہے :

''اجتماعی قوت کو مشترکہ ذمہ داری کے لیے استعمال کرنا''

حلفُ الفضول کا مقصد مظلوم کو تنہا نہ چھوڑنا تھا ! موجودہ معاہدہ مکہ کا بنیادی مقصد تین ریاستوں کی سلامتی کو باہمی طور پر مربوط کرنا ہے !

ایک میں ظلم کے مقابلے میں اجتماعی تعاون کا عہد تھا، دوسرے میں بیرونی جارحیت کے مقابلے میں اجتماعی دفاع کا اصول ہے۔ یہ مماثلت ہمیں یہ سوچنے کا موقع دیتی ہے کہ اسلام میں اجتماعی قوت ظلم کے لیے نہیں بلکہ عدل کے لیے، جارحیت کے لیے نہیں بلکہ دفاع کے لیے، تسلط کے لیے نہیں بلکہ امن کے لیے ہونی چاہیے ! !

یہاں معاہدہ حلفُ الفضول کی روح دوبارہ ہمارے سامنے آتی ہے کہ مظلوم کو تنہا نہ چھوڑا جائے ! یہی وہ اصول ہے جو کسی بھی مسلم اتحاد کو محض عسکری طاقت کے بجائے اخلاقی قوت بھی عطا کرسکتا ہے ! !

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس معاہدے کو پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے لیے خیر، امن اور استحکام کا ذریعہ بنائے، ان ممالک کے باہمی اتحاد کو مضبوط فرمائے اور ان کی قوت کو ظلم و جارحیت کے بجائے امن، عدل اور مظلوموں کی حمایت کے لیے استعمال ہونے کی توفیق عطا فرمائے ! اس نئے عہد کو باہمی اخوت اور امنِ عالم کا وسیلہ بنائے نیز تمام مسلم ممالک کے درمیان باہمی اختلافات کو دور فرمائے اور اُمتِ مسلمہ کو ایسی مضبوط قوت عطا فرمائے جو ہر جارحیت کے مقابل حق کی حفاظت کرسکے ! ! آمین

محمد عابد

۱۵؍ ربیع الاوّل ۱۴۴۸ھ/ ۲۹؍ اگست ۲۰۲۶ء

مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

دوسروں کو ترجیح ! نبی علیہ السلام اور صحابہؓ کا فاقہ
روپیہ گردش کے لیے ہے جمع کرنے کے لیے نہیں

(درسِ حدیث نمبر۲۹ ۱۷؍ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ/۱۲؍فروری ۱۹۸۲ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دن جنابِ رسول اللہ ﷺ گھر میں سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ موجود ہیں یا فوراً ہی آگئے ہیں ! آپ نے دریافت فرمایا اس وقت کیسے باہر آئے ہو گھر سے ؟ قَالَا اَلْجُوْعُ انہوں نے عرض کیا کہ بھوک ! ارشاد فرمایا وَاَنَا ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَخْرَجَنِیَ الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا میں بھی اسی وجہ سے گھر سے باہر آیا ہوں ! !

حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس لیے باہر آئے تھے کہ کوئی چیز لیں کہیں سے، کوئی آدمی ملے (اس سے یا اور) کسی سے سامان لیں یا پیسے لیں یا جو بھی کچھ ہو، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں بھی اسی لیے باہر آیا تھا، یہ لوگ بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا چلو کھڑے ہو، یہ کھڑے ہوگئے، ساتھ چلے گئے ! آپ ﷺ انصار میں ایک صحابی تھے ان کے یہاں تشریف لے گئے، ان کے بارے میں آتا ہے کہ یہ ابوالھیشم بن التیھان تھے، وہاں جا کر دیکھا تو وہ گھر میں نہیں تھے،

ان کی بیوی نے دیکھا تو اس نے مَرْحَبًا وَّ اَھْلًا کہا جنابِ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اس کے شوہر کے بارے میں کہ وہ کہاں ہیں ؟ اصحابِ بدر میں یعنی جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں (ان) بدری حضرات میں سے تھے ! وہ عرض کرنے لگی کہ پانی لینے گئے ہیں، میٹھا پانی، ویسے تو پانی مل جاتا تھا گھروں میں بھی ہوتا تھا، لیکن میٹھا پانی تو لانا پڑتا تھا ! !

مہمان کا اکرام :

اتنے ہی میں وہ انصاری جو گئے تھے پانی لینے وہ بھی آگئے ! رسول اللہ ﷺ اور صاحبین کو دیکھا تو انہوں نے الحمد للہ کہا، خدا کا شکر اَدا کیا کہ آپ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور بہت قریبی حضرات میں اور بہت پختہ ایمان والے لوگوں میں سے ہیں ! وہ کہنے لگے کہ آج میرے پاس آنے والے (مہمانوں) کے سے عمدہ (مہمان) کسی کے پاس بھی نہیں گئے ہوں گے ! آپ آئے ہیں، حضرت ابوبکرؓ آئے ہیں، حضرت عمرؓ آئے ہیں ! !

قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ ھُمْ بِعِذْقٍ فِیْہِ بُسْرٌ وَّ تَمْرٌ وَّ رُطَبٌ (راوی کہتے ہیں) وہ ایک خوشہ لے آئے اس میں تھیں کھجوریں، تازہ کھجوریں بھی تھیں کچھ بالکل پک چکی تھیں وہ تھیں اور کچھ اَدھ کچری تھیں، کچھ پکی ہوئی کچھ کچی، وہ بھی کھائی جاتی ہیں اُن کا بھی ایک خاص ذائقہ ہوتا ہے استعمال میں آتی ہیں شوق سے لوگ کھاتے ہیں، وہ ایک خوشہ لے آئے اور وہ پیش کر دیا اور انہوں نے کہا کہ آپ یہ تناول فرمایئے

دودھ والے جانور کو ذبح نہ کیا جائے :

اور پھر وہ چھری اُٹھانے لگے کہ جانور ذبح کر کے کھانا تیار کیا جائے، جنابِ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ یہ چھری لے کر کہیں جا رہے ہیں تو پھر فرمایا دُودھ دینے والا جانور نہ ذبح کرنا تو اُنہوں نے دُوسری بکری ذبح کر کے گوشت پکایا اور پھر کھانا پیش کیا اِس کے بعد پانی ٹھنڈا یا میٹھا وہ دیا، اِن حضرات نے اِن کے کھلانے پلانے کو ایسا نہیں سمجھا جیسے کسی اور کے گھر جاتے ہوں یہ اِنتہائی قرب اور محبت کی دلیل ہے، تقریباً جیسے رشتے دار ہوں جیسے محرم راز ہوں ایسے۔

ان حضرات نے کھانا کھالیا پانی پی لیا سیر ہو گئے تو پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یہ جو تم نے انعام خدا کا کھایا یہ جو نعمت ہے خدا کی، اس کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا کہ میں نے تمہیں یہ نعمت دی تھی تم نے اس پر میرا شکر کیا یا نہیں کیا، یہ بھی سوال ہوگا تو اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ بھوک کی وجہ سے تم گھروں سے نکلے ہو لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ [1] پھر تم واپس نہیں لوٹنے پائے تھے کہ تمہیں یہ نعمت خداوندِ کریم نے دے دی تو سُورۃ التکاثر میں جو آیت آتی ہے ﴿ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴾ میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بھی ایک نعمت ہے ! !

کھانے پینے کے آداب :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے کے آداب میں یہ بتلایا ہے کہ رزق دینے والا کھلانے والا اللہ تعالیٰ کو سمجھنا چاہیے اور جانتے سب مسلمان ہیں کہ اللہ ہی رزق دینے والا ہے لیکن اس میں یہ تعلیم ہوگئی کہ اُدھر توجہ رکھنی چاہیے اُس طرف خیال رکھنا چاہیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر کے مختلف کلمات تعلیم فرمائے ہیں، یہ کلمات کہہ لیے جائیں ! !

نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دوسروں کو ترجیح دینا :

اور دوسرے اس کے اندر مزید بات یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس کوئی چیز رکھا ہی نہیں کرتے تھے، اپنا حصہ آتا تھا روپیہ آتا تھا کچھ آتا تھا، وہ سب خود دے دیتے تھے اور جو خصوصی صحابہ کرامؓ ہیں اُن کا بھی یہی حال ہے اور قرآنِ پاک میں بھی انصار کے بارے میں تعریف آئی ہے ﴿ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ ﴾ [2] اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے خود کو شدید ضرورت ہو پھر بھی دوسرے کو ترجیح دے دیتے ہیں، اپنے اوپر ترجیح دینے کی وجہ سے یہ حال ہوجایا کرتا تھا، دوسروں کو دینے کی وجہ سے یہ حال ہوجایا کرتا تھا اور اگر غور کریں تو سب کے پاس جو تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا تھا، تو آپ کا ایسی بے تکلفی کے ساتھ چلے جانا یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں وہ صحابی خاص تھے اور ان کی بہت بڑی فضیلت تھی ! !

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الاطعمۃ رقم الحدیث ٤٢٤٦ [2] سورۃ الحشر : ٩

خرچ کردینے کی عادت :

رسول اللہ ﷺ کا اس طرح رہنا کہ گھر میں کچھ بھی نہیں، صحابہ کا رہنا جو خصوصی صحابہؓ ہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما گھر میں کچھ بھی نہیں، یہ اس وجہ سے تھا کہ اپنے پاس رکھتے نہیں تھے، یہ نہیں تھا کہ ان کے پاس آتا نہیں تھا، آتا تھا تو رکھتے نہیں تھے بالکل، سب دے کر تقسیم کردیتے تھے ختم کردیتے تھے ! تو اس میں رہن سہن کے بھی آداب ہیں، اس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ دوسروں کو ترجیح دینی چاہیے اپنے اوپر اور ترجیح بھی اس درجے کی ! رسول اللہ ﷺ کی سنت تو یہ ہے مال کے بارے میں کہ مال اپنے پاس اپنے ساتھ جمع رکھا ہی کبھی نہیں ! !

حضرت ابوذرؓ کی رائے، چاندی اور چیز ہے، روپے گردش میں رہنے چاہئیں :

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی اس سے یہی سبق سمجھتے تھے کہ اپنے پاس روپیہ پیسہ رکھنا ہی نہیں چاہیے جو ہو خرچ کردے چنانچہ ان کے مزاج میں شدت تھی، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمادیا تھا کہ اُحد پہاڑ کے برابر بھی اگر میرے پاس سونا ہو تو میں سب ختم کردوں، خدا کی راہ میں صرف کردوں، ان کے ذہن میں یہ بات جم چکی تھی اور وہ یہ بات ساری عمر کہتے بھی رہے اور عمل بھی کرتے رہے اسی پر کہ روپیہ پیسہ یہ دو چیزیں یعنی ایسی چیز ہے سونا اور چاندی کہ اس کو کام میں ہی لانا چاہیے یا اپنے یا دوسرے کے، جمع نہیں رکھنا چاہیے، یہ گردش میں رہنا چاہیے چلتا رہے، باقی جائیداد ہے کسی کی آمدنی ہوتی ہے کچھ ہوتا ہے یا کوئی سامان ہے کھانے پینے کا وہ رکھا رہے تو رکھا رہے، روپیہ پیسہ بالکل نہیں رکھ سکتے، اگر رکھو گے تو ان کا نظریہ یہ تھا، مسئلہ ان کی نظر میں یہ آیا ہوا تھا کہ پھر خدا کے یہاں سوال ہوگا ! زکوٰۃ اسی کا نام ہے کہ بالکل رکھے ہی نہ پیسے، دوسرے کو دے دے !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلائے، اپنی رضا سے نوازے، آمین !

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اگست ۱۹۹۵)

قسط : ۲، آخری

ولادت باسعادت سیّد الکونین ﷺ کی یاد کس طرح منائی جائے ؟

﴿ شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سیّد حسین احمد صاحب مدنیؒ ﴾

مسلمان اپنے ہراس اور بے چینی کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ برادرانِ وطن ہمارے کسی نفع کے روادار نہیں ہیں وہ سرکاری محکموں میں بھی مسلمانوں کو گھسنے نہیں دیتے اور جو کوئی گھس آتا ہے اس کو تنگ کر کے نکلوا دیتے ہیں ! میونسپل وارڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ میں مسلمانوں کے نکالنے یا کمزور کرنے کی نہایت زیادہ منظّم سنگھٹن قائم ہے جو ریلوے کے محکموں تار کے دفتروں وغیرہ میں بھی ہے ! ہر قسم کی تجارت پر خود قبضہ کیے ہوئے ہیں، کونسلوں وغیرہ میں جو فرقہ وار نیابت قائم ہوگئی ہے اس کو بھی ہر جگہ سے مٹانا چاہتے ہیں، صناعتوں اور زراعتوں کے بھی مرکز یہی ہیں، مردم شماری اور زمینداری میں بھی ان کا پلہ ہر طرح بھاری ہے، بایں ہمہ مسلمانوں کی رہی سہی حالت ان سے دیکھی نہیں جاتی کسی قسم کی خیریت کے روادار نہیں، تنگدلی ایسی ان پر سوار ہے کہ ہرگز نہیں چاہتے کہ مسلمان قوم زندہ بھی رہ جائے !

میں ان سب گفتگوؤں کا انکار نہیں کر سکتا کیونکہ آج عام طور سے اس قسم کے اعمال نامے اور تقریریں اور تحریریں میدان میں آچکی ہیں مگر میرا یہ سوال ہے کہ آیا اس قسم کی کارروائی غیر مسلم قوموں سے آج نئی بات ہے یا ان کا ظرفِ تنگ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتا رہا ہے ؟ ؟

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ﴾ (سورۃ البقرۃ : ۱۰۵)

''آسمانی کتابوں کے ماننے والے اور مشرک لوگ یہ نہیں چاہتے کہ تم کو تمہارا پروردگار کسی بھلائی میں سے کوئی حصہ دے''

﴿ لَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ﴾ (البقرۃ : ۲۱۷)

''یہ غیر مذہب والے برابر تم سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر اُن کو طاقت ہو تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں''

یہ دل تنگی اُن لوگوں کی نہ صرف قرنِ اوّل کے مسلمانوں ہی سے رہی بلکہ ہر قرن اور ہر ملک میں ہمیشہ یہی قصہ پیش آتا رہا، تاریخی واقعات موجود ہیں ! کہا جاتا ہے کہ اہلِ سنگھٹن اور جملہ برادرانِ وطن اپنے اتفاق، سنگھٹ، مال، ہتھیاروں، کثرتِ تعداد، اخباروں، محاکم پر غلبہ اور کثرتِ تعلیم وغیرہ کی وجہ سے مظاہرہ کر رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کے وجود اور ہستی اور قوت کو مٹا دیں اور ہر جگہ اشتعال انگیز کارروائیاں کی جاتی ہیں جن کی وجہ سے مسلمان مجبور ہو جاتے ہیں اور سر بکف ہو کر میدان میں نکل پڑتے ہیں اور پھر اُن کو اپنی منظّم قوت سے پامال کیا جاتا ہے ! ! صاف صاف کہا جاتا ہے کہ یا تو مسلمان مرتد ہو جائیں ہندو بن کر یہاں رہیں یا کم از کم ہندوانہ رسوم و عادات وغیرہ اختیار کرلیں ورنہ ہمارے وطن (ہندوستان) سے باہر چلے جائیں اور پھر حکومت ان کی ہر طرح طرفداری کرتی ہے ان کی آواز سے ڈرتی ہے ان کو سزائیں جان بوجھ کر دینے سے گھبراتی ہے ! !

میں عرض کروں گا کہ یہ امور بھی اسلام کے خلاف نہیں ہیں، ہمیشہ ایسے مظالم اسلام پر ہوتے رہے ہیں جنابِ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر برابر ایسے پہاڑ توڑے گئے اسلام کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے مکہ معظّمہ کے مشرک اور مدینہ منورہ کے منافقین و یہود اور گرد و نواح کے اعراب اور پھر بعد زمانہ نبوت دیگر ممالک کی غیر مسلم اقوام ہمیشہ اسی قسم کے اعمال کرتی رہیں جن کی نسبت پہلے ہی سے اشارہ نہیں بلکہ تصریح کر دی گئی تھی

﴿ لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾[1]

''تم ضرور بالضرور آئندہ کو اپنے مالوں اور جانوں میں آزمائے جاؤ گے (ان دونوں کو نقصان پہنچایا جائے گا) اور ضرور تم آئندہ ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے آسمانی کتاب دی گئی ہے اور اُن لوگوں سے جو کہ مشرک اور بت پرست ہیں بہت سی

---

[1] سورۃ اٰلِ عمران : ۱۸۶

دل آزاری کی باتیں سنو گے اور اگر ان مواقع پر تم صبر کرتے رہو اور (حکم الٰہی کی خلاف ورزی سے) پرہیز کرتے رہو تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہے''

اس قسم کی مختلف آیتیں قرآنِ مجید میں موجود ہیں جن پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ تم یہ مت خیال کرنا کہ تم بغیر اُن آزمائشوں کے جو پہلوں پر آچکی ہیں چھوڑ دیے جاؤ گے یا نجات حاصل کرسکو یا جنت میں داخل ہوسکو[1] فرمادیا گیا :

﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ﴾ (سورۃ البقرۃ :۱۲۰)

''تم سے یہودی (موسوی لوگ) اور نصاریٰ (عیسائی لوگ) کبھی راضی نہ ہوں گے جب تک کہ تم ان کے مذہب کے تابعدار نہ ہوجاؤ''

﴿ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴾ (سورۃ اٰلِ عمران : ۱۲۰)

''اگر تم کو کوئی اچھی بات حاصل ہوجاتی ہے (یعنی آپس میں اتفاق کا ہوجانا، کسی عمدہ دنیاوی عہدہ اور عزت و مال وغیرہ کامل جانا) تو ان (غیر مسلموں) کو برا معلوم ہوتا ہے ! اور اگر تم کو کوئی ناگوار اور بری بات پیش آتی ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں ! اور اگر تم صبر واستقلال اور پرہیزگاری کے ساتھ رہو تو اُن کا مکر تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا خداوند کریم ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے''

﴿ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا . وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ﴾ [2]

''اور یہ (غیر مسلم) لوگ ان احکام سے جن کو ہم نے تم پر وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے قریب تھا کہ بچلادیں تاکہ آپ ہمارے اوپر غلط بات افترا کردیں، ایسی حالت میں

---

[1] پہلا رکوع سورۂ عنکبوت، دوسرا رکوع سورہ توبہ اور آخری حصہ سورۂ اٰلِ عمران [2] سورۃ بنی اسرائیل : ۷۳ ، ۷۴

وہ تم کو اپنا گاڑھا دوست بنا لیتے اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ
ان کی طرف کچھ نہ کچھ مائل ہو جاتے''

﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ . وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ . وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴾ [1]

''اور کافروں نے پیغمبروں سے کہا کہ ہم ضرور تم کو اپنی زمین اور وطن سے نکال دیں گے مگر یہ کہ تم پھر لوٹ کر ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ تو ان کے پروردگار نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور بالضرور ظالموں کو ہلاک کر دیں گے اور تم کو اس سرزمین میں ان کے بعد بسا دیں گے، یہ ہر اُس شخص کے لیے ہے جو کہ میرے روبرو کھڑے ہونے سے اور میری وعید سے ڈرے، ہر فریق نے دوسرے پر غلبہ چاہا اور جتنے ضدی سرکش تھے وہ سب ناکام و نامراد ہوئے''

حضرت شعیب علیہ السلام اور ان پر تمام ایمان لانے والوں کو یہی کہا گیا کہ یا تو تم اور جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں ہمارے مذہب میں پھر لوٹ آؤ ورنہ ہم تم کو اپنی بستی سے نکال دیں گے ! جنابِ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے تابعداروں کو بھی ڈرایا گیا جس کا متعدد مقامات میں تذکرہ کیا گیا ہے اور پھر مسلمانوں کو اتنا مجبور کیا گیا کہ حبشہ کی ہجرت واقع ہوئی اور پھر مدینہ منورہ کی ہجرت کی نوبت آئی ! !

﴿ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ﴾ [2]

''اور اسی طرح ہم نے پیدا کیے ہر پیغمبر کے لیے بہت سے دشمن شیطانوں اور جنوں میں سے، ہر ایک دوسرے کو بنائی ہوئی اور زینت دی ہوئی چکنی چپڑی باتیں بناتا تھا اور سمجھاتا رہتا تھا تاکہ دھوکہ میں ڈالے (یعنی اسی طرح جنابِ رسول اللہ ﷺ

[1] سورۃ ابراھیم : ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ [2] سورۃ الانعام : ۱۱۲

اور مسلمانوں کے لیے ہر قسم کے دشمن ہیں اور وہ ہر قسم کے پروپیگنڈے اور بہتان زینت دی ہوئی باتوں سے کرتے رہتے ہیں تاکہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالیں)''

خلاصہ کلام یہ کہ جو جو مظالم آج برادرانِ وطن اور دوسرے ملکوں کے غیر مسلم لوگ اسلام پر ڈھا رہے ہیں وہ ہر زمانہ میں خدا کے سچے اور حقانی بندوں کے ساتھ کیے گئے ہیں اور خصوصاً جنابِ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور قرونِ سابقہ میں مسلمانوں کے ساتھ نہایت ہی زیادہ پیش آئے اسی وجہ سے آپ فرماتے ہیں کہ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذَی اَحَدٌ [۱] جس قدر مجھ کو تکلیف پہنچائی گئیں کسی نبی کو نہیں پہنچائیں، باوجود اِن سب امور کے ہمیشہ حق غالب ہوکر رہا ! !

آج ہم کو بھی وہی طرز اختیار کرنا ضروری ہے جو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اختیار کیا اور جو ایک مشفق ہمدرد و خیراخواہ کے لیے ضروری ہے ! اہلِ مکہ سب سے زیادہ جور و جفا کرنے والے تھے جن کے مظالم کی داستان دفتروں میں بھی بمشکل آسکتی ہے، کوئی ناروا اور بری کارروائی انہوں نے اٹھا نہیں رکھی مگر جنابِ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے صلح کر لی تو ایسے ایسے شرائط بھی تسلیم کر لیے جو کسی طرح بھی اسلامی خودداری کے لیے بظاہر مناسب نہ تھے ! صلح اور آشتی کے لیے، فساد اور خون سے بچنے کے لیے، آوازِ حق بلند کرنے کے لیے، رواداری اور اخلاق کا ثبوت دینے کے لیے، اصلاح اور امن کے لیے، خدا اور کعبہ کے لیے اپنی ہیٹی [۲] اور بظاہر بے عزتی اور کمزوری پر دستخط کر دیے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہمراہیوں کا عام طبقہ جو جان دینے تک فقط تیار ہی نہ تھا بلکہ بیعت اور عہد و پیمان بھی کر چکا تھا اس صلح پر کسی طرح راضی نہ تھا مگر یہی صلح پیش خیمہ جملہ فتوحات کی ہوئی اور اسی نے اسلام کی دھاک تمام عرب میں نہایت زور و شور سے بٹھادی ! ! قریش کی تلوار میں اسی سے دندانے پڑ گئے نہایت زیادہ کند ہوگئی، سورۂ فتح اسی سے واپسی پر نازل ہوئی جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بڑے بڑے سمجھدار جنابِ رسول اللہ ﷺ سے نہایت تعجب کرتے ہوئے پوچھنے لگے

اَوَ فَتْحٌ ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کیا یہ فتح ہے ؟ ؟ آپ نے فرمایا ہاں ! !

---

[۱] سنن ابن ماجة رقم الحدیث ۱۵۱ [۲] سُبکی، بدنامی

حلمِ نبوی اور اس کا کامیاب ثمرہ :

اس سے تقریباً دو سال کے بعد جبکہ خود نادانانِ قریش اور ان کے بعض خلفاء کی جانب سے بدعہدی ہوئی اور انہوں نے معاہدہ کی شرط کو توڑ دیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دس ہزار نو جوانانِ جنگ آزمودہ کے ساتھ فوج کشی کی اور مکہ معظّمہ پر چڑھائی کا بازار گرم ہوگیا ! قریش اور اہلِ مکہ کے سیاہ کارنامے جو کہ بے حد اور بے پایاں تھے ظاہر بینوں کی نظر میں، اپنی قوت اور سطوت کا مظاہرہ کرنے والوں کی نظر میں، اپنی خودداری اور انتقامی کارروائیوں کے جاری کرنے والوں کی نظر میں، ملوکیت اور شوکت و دبدبہ قائم کرنے والوں کی نظر میں تو یہ لازم تھا کہ ایک آدمی بھی مکہ والوں کا زندہ نہ چھوڑا جاتا، کم از کم یہ تو ضرور ہوتا کہ ان کے جنگجو اور جوان آدمی بالکل قتل کردیے جاتے مگر آپ نے وہی عفو و کرم اور مشفقانہ ہمدردی سے کام لیا، عالی حوصلگی اور بے تعصبی کا ثبوت دیا، اعلان کردیا کہ

''جس نے اپنے گھر داخل ہوکر دروازہ بند کردیا اس کو امن ہے، جو مسجدِ حرام میں داخل ہوگیا اس کو امن ہے، جو اَبوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں داخل ہوگیا اس کو امن ہے'' وغیرہ وغیرہ

پھر جب آپ تمام مکہ معظّمہ پر قابض ہوگئے تو کسی کو غلام باندی بھی نہ بنایا جو کہ سب سے کم درجہ کا اس زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق انتقام تھا بلکہ سب کو آزاد چھوڑ دیا اور یہی وجہ ہے کہ تمام اہلِ مکہ کو ''طُلَقَاء'' کے لقب سے ملقب کیا گیا ! ان لوگوں نے جب دیکھا کہ باوجودیکہ زمانہ گزشتہ میں تقریباً بیس برس تک پیہم نہایت شرمناک اور سخت سے سخت آزاردہ جرائم ہم سے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے حق میں صادر ہوتے رہے تھے کسی قسم کی اذیت ہم نے اُٹھا نہ رکھی تھی مگر آنحضرت ﷺ نے اور مسلمانوں نے قادر ہونے پر ہم سے کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی بلکہ سب کے جرائم کو عفو کردیا اس لیے عام لوگوں کو دینِ اسلام کی حقانیت اور رسول اللہ ﷺ کے سچے پیغمبر اور مقربِ خداوندی ہونے کا یقین ہوگیا اور باِستثنائے چند اشخاص سب کے سب سچے دل سے مسلمان ہوگئے (وہ مستثنیٰ اشخاص بھی چند دنوں کے بعد) اسلام کی حقانیت کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوگئے ! !

عرب کے اطراف و جوانب کے جملہ قبائل نے جب جنابِ رسول اللہ ﷺ کی اس قسم کی کریمانہ و مشفقانہ کارروائی کو مجرموں کے ساتھ دیکھا وہ بھی سب کے سب فوجاً فوجاً دینِ اسلام کے گرویدہ اور حلقہ بگوش ہوگئے ! اسی لیے نواں سال ہجرت کا ''سالِ وفود'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے کہ اس میں قبائلِ عرب نے وفود (ڈیپوٹیشن) بھیج کر اسلام کی تعلیم حاصل کی اور اس کی حلقہ بگوشی کا اعلان کیا ! غرضیکہ اس عالی ظرفی اور عالی ہمتی کی کارروائی اور بہادرانہ اخلاق نے اس طرح قلوبِ انسانی کو مسخر کرلیا کہ تمام قلمرو عرب میں بجز چند قبائل ضدی یہود کے (جو کہ خیبر، تیماء، صنعاء وغیرہ میں آباد تھے) تمام عرب مسلمان ہوگئے اور تمام سرزمینِ عرب سے توحید کے نعرے بلند ہونے لگے ! !

مدینہ منورہ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی جس کا نفاق اظہر من الشّمس ہو چکا تھا اور بہت سی آیتیں اس کے منافق اور دشمن ہونے کے ثبوت میں نازل ہو چکی تھیں اس کے سیاہ کارناموں سے خود جنابِ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل و عیال اور رُفقاء کو بہت زیادہ تکلیفیں اور صدمات اٹھانے کی نوبت آ چکی تھی، جب ۸ یا ۹ ھ میں مرتا ہے تو جنابِ رسول اللہ ﷺ اس کے لڑکے کو اپنا کرتہ اس کا کفن بنانے کے لیے دیتے ہیں، اس کے جنازہ کی نماز پڑھاتے ہیں، آپ کی بغیر خبر کے جب اُس کو لحد میں رکھ دیا جاتا ہے تو لحد میں سے نکال کر اُس کا سر اپنے گھٹنے پر رکھتے ہیں اور اس کے منہ میں لعابِ دہن مبارک ڈالتے ہیں اور جب آپ کے معزز رفیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس اَمر میں جھگڑا کرتے ہوئے مانع ہوتے ہیں اور اس کی دشمنی کے کارناموں کی داستان پیش کرتے ہیں تو آپ ان کو جھڑک دیتے ہیں ! اس عالی حوصلگی اور بے نظیر عالی ظرفی اور بہادری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسی دن قبیلہ خزرج کے تقریباً ایک ہزار آدمی سچے دل سے حلقہ بگوشِ اسلام ہوجاتے ہیں ! !

قبائلِ عرب اور سردارانِ عرب کے ساتھ ایسے ایسے کارنامے جنابِ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے کیے اور صلیبیوں کی تفصیلی کارروائیوں کو خود عیسائی مؤرخوں سے پوچھ لیجیے ! !

☆ سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کے کارنامے اور عیسائی بادشاہوں اور قوموں کے کارنامے ذرا غور سے ملاحظہ کر لیجیے ! اسپین، مالٹا، سسلی وغیرہ میں عیسائیوں نے غالب ہو کر کیا کیا کہ آج وہاں اسلام کا

نام لیوا نظر نہیں آتا ! !

☆ گریٹ، مقدونیہ، یونان، بلگیریا، سرویہ، مانٹی نگرو وغیرہ میں یونانیوں نے کیا کیا اور اس کے برخلاف ترکوں نے دوبارہ قبضہ پالینے کے بعد سمرنا، استنبول، ایڈیانوپل کی عیسائی آبادی کے ساتھ کیا کیا

☆ دور کیوں جاتے ہو ! خود سلطان اورنگزیب عالمگیر، غازی پاشا مرحوم و مغفور جن کو اپنے مقاصد اور پروپیگنڈے کے لیے یورپین تاریخیں نہایت سنگدل اور متعصب بتلاتی ہیں اس کے ہی سچے کارناموں کے سچے لکھنے والے انگریز مؤرخیں وغیرہ سے پوچھ لیجیے، کپتان الیگزنڈر ہملٹن کا سفرنامہ جو کہ اس زمانہ میں تقریباً پچیس برس ہندوستان میں رہا اور پھرا ہے ! دیکھ لیجیے کس طرح حکومت کی طرف سے آزادئ مذاہب کی تعریف کرتا ہے اور بادشاہی بے تعصبی اور دریا دلی کی تعریف کرتا ہے ! !

☆ سیواجی نے مسلمانوں اور اورنگزیبؒ کے جرنیل افضل خاں مرحوم کے ساتھ حکومت کے مقابلہ میں کیا کیا کارروائیاں نہیں کیں ! اور جب اورنگزیبؒ کے سامنے پکڑا ہوا آیا اور معافی کا خواستگار ہوا تو اس کو عالی ظرفی اور وسیع حوصلگی ہی سے شکار کیا گیا، معاف کر کے چھوڑ دیا گیا، عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھا گیا ! !

ہم اگر مسلمان بادشاہوں کی رواداری اور بے تعصبی کی تفصیل اس جگہ پیش کریں تو بہت بڑا دفتر تیار ہو جائے ! اور علیٰ ہذا القیاس ان کے مقابلہ میں ضد اور تعصب انواع واقسام کے مظالمِ وحشیانہ کی فہرست غیر مسلم قوموں کی بھی بڑے بڑے دفاتر کی محتاج ہے ! مگر مُشتے نمونہ اَز خروارے سلطان اورنگ زیبؒ کا مختصر سا فرمان نقل کرتے ہیں : اورنگزیب مرحوم کی متعدد ہندو مندروں کی جاگیروں کی سندیں دھات کے پتروں پر ثابت ہو کر معتبر اخبارات ورسائل میں چھپ چکی ہیں ! اردو اخبار مطبوعہ ۱۹۱۱ء میں مندرجہ ذیل ایک فارسی فرمان حضرت اورنگزیب مرحوم کا جس کو راجہ نرنجن سنگھ نے ایشیا ٹِک سوسائٹی کے ایک جلسہ میں پیش کیا تھا شائع ہوا تھا، یہ فرمان شہنشاہِ اورنگزیبؒ کی طرف سے ابوالحسن حاکم بنارس مرحوم کو سلطان محمد بہادر کی معرفت بھیجا گیا تھا اس فرمان کا مضمون حسبِ ذیل تھا :

''ہماری پاک شریعت اور سچے مذہب کی رُو سے یہ نا جائز ہے کہ غیر مذہب کے قدیمی مندروں کو گرایا جائے، ہماری اطلاع میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض حاکم بنارس اور اس کے گرد و نواح کے ہندوؤں پر ظلم و ستم کرتے ہیں اور ان کے مذہبی معاملات میں دخل دیتے ہیں اور ان برہمنوں کو جن کا تعلق پرانے مندروں سے ہے ان کو اُن کے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے لہٰذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ سے کوئی شخص ہندوؤں اور برہمنوں کو کسی وجہ سے بھی تنگ نہ کرے، نہ ان پر کسی قسم کا ظلم کرے''   ۲۵ / جمادی الاولیٰ ۱۰۶۵ھ

(خاتمہ پر دستخط اور مہر شہنشاہ اورنگزیب ثبت ہے)

پرانے بادشاہوں اور مسلمان حکمرانوں کے کارنامے اور فرمانات اس قسم کے بیشمار ہیں، طول کی وجہ سے چھوڑنا مناسب ہے مگر ایک فرمان نمونہ کے طور پر نقل کرتا ہوں، ڈاکٹر بال کرشن راجہ رام کالج کولہار پور نے مندرجہ ذیل فارسی زبان کی ایک قدیم تحریر تلاش کی ہے

خفیہ وصیت ظہیر الدین محمد بادشاہ غازی (مرحوم)

بنام

شہزادہ نصیر الدین ہمایوں اطال اللہ عمرہٗ (مرحوم)

محررہ برائے استحکام و استقامت سلطنت

''اے پسر، سلطنتِ ہندوستان مختلف مذاہب سے پُر ہے الحمد للہ کہ اس نے اس کی بادشاہت تمہیں عطا فرمائی ہے، تمہیں لازم ہے کہ تمام تعصّباتِ مذہبی کو لوحِ دل سے دھو ڈالو اور عدل و انصاف کرنے میں ہر مذہب و ملت کے طریق کا لحاظ رکھو جس کے بغیر تم ہندوستان کے لوگوں کے دلوں پر قبضہ نہیں کر سکتے ! اس ملک کی رعایا مراحمِ خسروانہ اور الطافِ شاہانہ ہی سے مرہون ہوتی ہے، جو قوم یا امت قوانینِ حکومت کی مطیع اور فرماں بردار ہے اس کے مندر اور مزار برباد نہ کیے جائیں،

عدل و انصاف کرو کہ رعایا بادشاہ سے خوش رہے، ظلم وستم کی نسبت احسان اور لطف کی تلوار سے اسلام زیادہ ترقی پاتا ہے، شیعہ سنی کے جھگڑوں سے چشم پوشی کرو ورنہ اسلام کمزور ہو جائے گا ! جس طرح انسان کے جسم میں چار عناصر مل جل کر اتحاد و اتفاق سے کام کر رہے ہیں، اسی طرح مختلف مذاہب رعایا کو ملا جلا کر رکھو اور ان میں اتحاد وعمل پیدا کرو تا کہ جسمِ سلطنت مختلف امراض سے محفوظ و مامون رہے، سرگزشت تیمور کو جو اتحاد و اتفاق کا مالک تھا ہر وقت پیشِ نظر رکھو تا کہ نظم ونسق کے معاملات میں پورا تجربہ ہو'' (روزنامہ خلافت)

جنابِ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے متبعین اہلِ اسلام نے ہرگز تنگدلی ،تعصب و بزدلی، فساد وغیرہ اخلاقِ قبیحہ کو اپنا معمول بہ قرار نہیں دیا اور نہ جاہل، وحشی، تنگدل، متعصب مخالفانِ اسلام کا جواب ترکی بترکی دینے کی کوشش کی بلکہ انہوں نے قوانین الٰہیہ کو پیشِ نظر رکھا، اصلاحِ عالمِ انسانی اور ہمدردئ بنی آدم کو خدا کی رضا جوئی اور خوشنودی کو ہمیشہ مقصودِ اصلی سمجھتے رہے ! اور یہی وجہ ہے کہ جب مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تو آپ کے ہمراہ فقط ایک رفیق جان قربان کرنے والا تھا اور جب سات برس کے بعد مکہ معظّمہ پر چڑھائی فرماتے ہیں تو آپ کے ساتھ دس ہزار آزمودہ کار جانثار سپاہی تھے اور جب وفات کے قریب تبوک پر چڑھائی کرتے ہیں تو تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار جانثار آپ کے ہمراہ ہیں ! ! !

خلاصہ یہ کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے کفر وضلالت کے مقابلہ کے لیے نورِ الٰہی اور سچے دین وحقانیت کے پھیلانے کے لیے تین تلواریں تیار کیں :

(۱) اوّل خداوندی اور آسمانی تلوار یعنی پوری کوشش فرماتے رہے کہ پروردگارِ عالم کے سچے مطیع ہو کر اس کو اپنے سے خوش اور اپنا دونوں جہان میں مددگار اور آقا بنا لیں ! اور اس کی توجہ اور عنایت کو اپنی طرف کھینچ لیں اور اس کے لیے تعلق خلق با خلق کو ہمیشہ منظّم فرماتے رہے جس کی وجہ سے آیت

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ﴾ [1] ''یہ اس لیے کہ خدا ایمان والوں کا آقا اور مددگار رہے اور کافروں کا کوئی آقا اور مددگار نہیں'' ﴿فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ [2] ''اے مسلمانو! جان لو کہ خدا تمہارا آقا اور مددگار رہے پس اچھا آقا اور مددگار ہے وہ'' اور اس کی امثال نازل ہوئیں جن میں پورا یقین دلایا گیا کہ خداوند کریم تم لوگوں کا مددگار اور ہر طرح معاون ہے

(۲) دوسری تلوار اخلاقی اور رُوحانی تھی جس کے ذریعہ سے صرف اپنے متبعین کی اخلاقی کیفیت درست نہیں کی گئی بلکہ جملہ ہمسایہ اور مخالفین کو اپنا محبّ اور مطیع بنایا گیا اور بہت تھوڑی سی مدت میں پورب، پچھّم، اُتّر، دَکّھن [3] جہاں جہاں وہم وگمان بھی نہ ہوتا تھا وہاں وہاں اسلام کا پرچم لہرانے لگا ! !

ہم سمجھتے ہیں کہ ظالم کو معاف کردینے اور برائی کا بدلہ برائی اور سختی سے نہ دینے سے ہماری ذلت اور کمزوری ہوجاتی ہے اور دشمن قوی ہوجاتا ہے مگر قرآنِ پاک وہ تعلیم دیتا ہے جو اس کے ماسوا ہے

﴿وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ﴾ (سورہ حٰمٓ السجدہ : ۳۴)

''بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہیں ! برائی کو بھلائی سے دفع کیجیے (اور سختی کا بدلہ نرمی سے دیجیے) تو جس شخص کی تم سے سخت عداوت تھی وہ مثل خالص دوست اور مددگار کے ہوجائے گا''

جنابِ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا ، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ . (صحیح مسلم کتاب البر والصلة رقم الحدیث ۲۵۸۸)

''خیرات مال کو کم نہیں کرتی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندہ کو عزت (ہی) میں بڑھاتا ہے ! اور کسی شخص نے اللہ کے لیے فروتنی اختیار نہیں کی مگر اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے''

---

[1] سورہ محمد : ۱۱ [2] سورۃ الانفال : ۴۰ [3] مشرق، مغرب، شمال، جنوب

الحاصل عفو اور کرم ذلیل کرنے والی چیزوں میں سے نہیں ہے اگرچہ سرِ دست اس میں ذلت معلوم ہوتی ہے مگر نتیجہ اس کا نہایت شاندار اور عزت افزا ہوتا ہے ! !

ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے دو نمونے ایک اہلِ مکہ کے ساتھ اور دوم رئیس المنافقین کے ساتھ جو کہ بعد فرضیتِ جہاد ہوئے پہلے ذکر کر دیے ہیں اور کتبِ تاریخ میں ایسے ایسے وقائع بیشمار ہیں ان سب میں ہمیشہ عزت زیادہ ہی ہوئی ! ہم سمجھتے ہیں کہ غیر اقوام اور مخالفین کی اشتعال انگیز کارروائیوں کے جواب میں اگر ہم نے سختی اور تشدد سے کام نہ لیا تو ہماری خودداری اور قوت رفو چکر ہو جائے گی اور اسی بنا پر ہم اپنے قبضہ اور اختیار سے باہر ہو جاتے ہیں، غیظ وغضب میں حسنِ تدبیر اور حلم وتدبر کو سلام کر بیٹھتے ہیں مگر جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اس کے خلاف ہے آپ فرماتے ہیں : لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ [1] ''وہ لوگ قوی نہیں ہیں جو کہ اپنے حریف اور مقابل کو پچھاڑ دیتے ہیں اور گرا دیتے ہیں ! قوی وہ شخص ہے جو کہ اپنے نفس کو غصہ کے وقت قابو میں رکھے''

یہ روحانی تلوار تھی جس نے اِدھر اپنوں کو مہذب، خدا پرست، قابلِ حکومت و ریاست بنا دیا اور اُدھر غیروں کو اسلام کا نام لیوا اور حلقہ بگوش کر دیا ! ہم اس میدان میں اگر دسواں یا بیسواں حصہ بھی آپ کے اخلاق و کرم کا حال لکھیں تو نہایت طویل دفتر تیار ہو جائے، جناب رسول اللہ ﷺ کی قولی اور عملی حدیث اور قرآن شریف کی آیتیں اس پر پوری روشنی ڈال رہی ہیں ! !

(۳) تیسری تلوار جناب رسول اللہ ﷺ کی مادّی تھی جس میں نہایت متانت اور استقلال کے ساتھ ہر قسم کی تقویت کی کوشش کی گئی ! اقوام اور قبائل، افراد اور اشخاص کو مجتمع کیا گیا، ان کی آپس کی دشمنی اور عداوت دور کی گئی، ان میں اتحاد اور اتفاق کی روح پھونکی گئی ! ایسے ایسے قوانین اور احکام بنائے گئے جن سے شقاق و نفاق دُور ہو، محبت اور ہمدردی بڑے پیمانہ پر رُونما ہو، صنعت اور تجارت تعلیم و تربیت وغیرہ کو ترقی دی گئی، فنونِ جنگ کی تعلیم اور آلاتِ جنگ کی افزونی کی کوشش کی گئی ! کہیں فرمایا گیا :

﴿ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ ﴾ (سورۃ الانفال : ۴۶)

---

[1] صحیح البخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب رقم الحدیث ٦١١٤

''آپس میں جھگڑے مت کرو، ورنہ تم نامردے اور بزدلے ہو جاؤ گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا بگڑ جائے گی'' کہیں فرمایا گیا :

﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ﴾ (سورة الانفال : ٦٠)

''تم اپنے مخالفین اور دوسری اقوام کے لیے جہاں تک تم سے ہو سکے قوت کی چیزیں اور سواریوں کی اشیاء تیار کرو جن کے ذریعہ سے تم خدا کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں او دوسری قوموں کو ڈراتے رہو'' کہیں فرماتے ہیں :

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا ﴾ (سورة الانفال : ۴۵)

''اے ایمان والو ! جب تمہاری کسی جماعت سے مڈبھیڑ ہو جائے اور جنگ میں مقابلہ پر آجاؤ تو ثابت قدم ہو جاؤ اور وہیں ڈٹ جاؤ''

اور اس کے بعد دوسری ضروریاتِ جنگ اور طرقِ فتح یابی ذکر کیے گئے ہیں غرضیکہ ایسی ایسی مادّی قوتوں کی بہت سی تعلیمات ہیں جن کے ذریعہ سے وہ رعب خداوند کریم نے مسلمانوں کا پیدا کر دیا تھا کہ حدودِ اسلام سے ایک ایک ماہ پر رہنے والی بادشاہتیں ڈرتی تھیں نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ [1] ''میں ایک مہینہ تک کی دوری تک رعب اور ہیبت پڑنے کے ذریعہ سے مدد کیا گیا ہوں''

ظفرمندی کے طریقے :

آج ہم مسلمانوں کو ضرورت قوی ہے کہ ان تینوں قوتوں کو پیدا کریں اور فضول و بے معنی ہنگامہ آرائیوں کو یک قلم ترک کردیں ! جو چیزیں دین میں سے نہیں ہیں ان کو دینی بنا کر اُس کی آڑ میں اپنے آپ کو اور اپنی پوزیشن کو برباد نہ کریں ! تعزیہ کی دھجیاں یا عَلَم کے بانس یا محرم کے جلوس یا باجہ سے مسجد کی نام نہاد تذلیل و توہین وغیرہ پر جنگ و جدال ترک کر دیں اور اپنی عزت و خودداری کے قیام اور اثبات کے لیے حقیقی قوت اور جنابِ رسول اللہ ﷺ کے اور قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کے اعمال نامہ

[1] صحيح البخارى كتاب الصلوة رقم الحديث ٤٣٨

کو ذریعہ کار بنائیں ! اشتعال میں نہ آئیں، غضب وغیظ میں عقل کے حکم سے باہر نہ ہوں ! اخلاق اور وسیع حوصلگی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اپنے آپ کو اسی طرح تینوں تلواروں سے مزین کرلیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے استعمال کیا تھا لہٰذا مندرجہ ذیل تجاویز پر بہت جلد عمل درآمد ہونا ضروری ہے :

(۱) نماز اور جماعت کی پوری پابندی کی جائے اور نہایت شدت کے ساتھ کی جائے !

(۲) ہر محلّہ اور ہر بستی میں کوشش کی جائے کہ کوئی شخص بے نمازی باقی نہ رہ جائے !

(۳) شریعت کی جملہ اُمور میں پابندی کی جائے اور لوگوں کو پابند بنایا جائے !

(۴) تعلیم کو جس میں مذہبی ضروریات اور دنیاوی لوازم ہوں نہایت عموم کے ساتھ اشاعت دی جائے اور کم از کم بکثرت ابتدائی مکاتب قائم کیے جائیں !

(۵) بیاہ شادی کی فضول خرچیاں یک قلم بند کردی جائیں اور ایسے قوانین مراسم شادی کے لیے بنائے جائیں جن کے ادا کرنے میں ہر قوم اور ہر خاندان کے غریب آدمی قرض دار نہ ہوں !

(۶) غمی کے لیے ایسے قوانین بنائے جائیں کہ ان میں قرض داری کی نوبت نہ آئے ! اور اسی طرح ختنہ اور عقیقہ وغیرہ کے مصارف تقریباً بالکل بند کردیے جائیں !

(۷) مقدمہ بازی اور اس کی فضول خرچیاں بند کردی جائیں اور جہاں تک ہو سکے ہر محلّہ اور ہر قوم کے پنچ فیصلے کرادیا کریں یا صلح کرادیں !

(۸) لڑکوں اور لڑکیوں کو جوان ہوتے ہی جلد از جلد بیاہ دیا جائے !

(۹) رانڈ عورتوں کو حتی الوسع بلا شادی نہ چھوڑا جائے !

(۱۰) بچپن کی شادی ترک کردی جائے !

(۱۱) ہر قسم کی تجارت کے شعبوں میں مسلمان مکمل حصہ لیں، کوئی شعبہ ایسا نہ رہے جس میں مسلمانوں کی تجارت پورے پیمانہ پر نہ ہو !

(۱۲) مسلمان افراد حتی الوسع کوشش کریں کہ وہ اپنی جیب کے پیسہ سے مسلمانوں ہی کو نفع پہنچائیں

ان ہی سے مال خریدیں !

(۱۳) سودی قرضہ یک قلم بند کر دیا جائے !

(۱۴) مسلمان حتی الوسع کوشش کریں کہ جو فنون سپہ گری قانوناً جائز ہیں ان میں پورے مشاق ہوں !

(۱۵) مسلمانوں میں آپس کے اختلافات بالکل دور کر دیے جائیں اور مذہب کی حفاظت اور مسلمانوں کی کمزوری کے دور کرنے میں باہم پورے متحد ہو جائیں خواہ اُن کا اختلاف مذہبی ہو یا سیاسی، دنیاوی ہو یا دینی، شخصی ہو یا قومی، وغیرہ وغیرہ ! ! اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے عقائد مختلفہ کا ازالہ کر دیا جائے جو تقریباً ناممکن ہے بلکہ اگر وہ دور نہ ہو سکیں تو باوجود اُن کے موجود ہونے کے آپس میں پورا اتفاق کر لیا جائے اور رواداری کو کام میں لایا جائے تاکہ اسلام کی کمزوری دور ہو جائے !

(۱۶) فضول جھگڑے نہ اُٹھائے جائیں اور ہنگامے برپا نہ کیے جائیں ! اگر غیر مذہب والے ایسی چیزوں میں جو کہ ہم کو مذہباً لڑائی اور جنگ پر مجبور نہیں کرتی ہیں، رواداری یا انصاف یا ہماری دلجوئی کا ثبوت نہ دیں تو ہم برسرِ پیکار نہ ہوں !

(۱۷) اگر مذہب کی ضروریات پر جن پر جان دے دینا ضروری ہے، کوئی غیر مذہب دخل دے تو پوری اجتماعی اور اتحادی قوت کے ساتھ مدافعت کی جائے !

(۱۸) چونکہ اقوامِ غیر، اشتعال پیدا کر کے عوام مسلمانوں کو ہر طرح کے ضرر پہنچاتے ہیں بلکہ بسا اوقات بھیس بدل کر اور غلط افواہوں کے ذریعہ سے عام مسلمانوں میں غم و غصہ اور ہنگامہ آرائی پھیلاتے ہیں جیسا کہ کلکتہ اور دوسرے مقامات میں مشاہدہ ہوا ہے اس لیے باقاعدہ انتظام کیا جائے اور جب تک کہ سمجھ دار لوگ حکم نہ دیں کوئی کارروائی نہ کی جائے، ہر فرقہ اور ہر قوم میں انتظام کیا جائے اور ان کو منظّم طریقہ پر ہر کام کے لیے تیار کیا جائے !

(۱۹) ہر جگہ والنٹیر کور[1] قائم کی جائیں اور باقاعدہ ان میں ہر قسم کا انتظام کیا جائے !

(۲۰) اگر غیر مسلم اقوام مسلمانوں پر دست اندازی کریں تو حتی الوسع عفو اور عالی حوصلگی سے کام لیا جائے

---

[1] رضاکار دستے

مگر اپنی قوت ہر ضلع اور ہر صوبہ میں مکمل طریقہ پر منظم ہو اور جب تک سخت مجبوری لاحق نہ ہو، جنگ کو ظاہر نہ ہونے دیا جائے اور اپنی تنظیم ایسی کر لی جائے کہ غیر مرعوب ہو جائے !

(۲۱) اسلام کی اشاعت میں پوری کوشش کی جائے اور نہایت مشفقانہ اور ناصحانہ طریقہ پر لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا جائے !

(۲۲) جو لوگ مسلمانوں میں مشرکانہ رسوم کے پابند ہیں اور غیروں کے پڑوس کی وجہ سے قواعد اسلام میں کمزور ہیں ان کو راہِ راست پر لایا جائے اور نہایت نرمی اور محبت سے ان کو درست کیا جائے !

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے ان کے واجبات موصول نہیں ہوئے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے ! (ادارہ)

محمود الملّۃ و الدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں نور اللہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جاسکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org

خطباتِ سید محمود میاںؒ (۹)

محمود الملة والدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیش نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

نبی علیہ السلام کا یہودیوں سے معاہدہ

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۳ / جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ / ۴ / اپریل ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہودیوں سے مصالحت :

نبی علیہ الصلٰوۃ و السلام نے مدینہ منورہ تشریف لاتے ہی یہودیوں سے ایک معاہدہ کیا کہ آؤ ہم اور تم مل کر ایک معاہدہ کریں، پیش کش کی، عجیب و غریب معاہدہ ہوا، اس میں بہت زیادہ فائدہ مسلمانوں کو بھی تھا اور یہودیوں کو بھی تھا، دنیاوی فائدہ بھی تھا، اُخروی فائدہ مسلمانوں کو تھا، یہودیوں کو تو نہیں تھا، مسلمان ہوں گے تو ہوگا ورنہ نہیں ہوگا لیکن دنیاوی فائدہ ان کو بھی تھا، سیاسی نقصان کسی کا نہیں تھا فائدہ ہی تھا اور وہ تقریباً بارہ نکات تھے جن پر معاہدہ کیا رسول اللہ ﷺ نے، زبانی تو مجھے یاد نہیں ہیں لیکن وہ اہم ہیں آپ کو مختصر سناؤں گا وہ بارہ چیزیں کیا تھیں جن پر رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کیا ! اور وہ تین قبیلے بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع کے لوگ تھے ! !

معاہدہ کی چند شقیں :

(۱) اس معاہدے کی پہلی شق یہ تھی کہ مذہبی آزادی ہوگی ! اپنے اپنے مذہب کے مطابق جو جیسی عبادت کرتا ہے کرتا رہے، جو یہودی اپنے مذہب کے مطابق کرنا چاہتے ہیں کریں، اگر کوئی ایک آدھ عیسائی ہے تو وہ (اپنی عبادت میں) آزاد ہے اور جو مسلمان ہے وہ بھی (اپنی عبادت میں) آزاد ہے اسے کوئی مجبور نہیں کرے گا کہ یہاں نماز نہ پڑھو، یہاں پڑھو ! ایسے نہ پڑھو، ایسے نہ پڑھو ! یہ کام نہ کرو، وہ کام نہ کرو (بلکہ) مذہبی آزادی ہوگی برابر، ان کو بھی اور ہمیں بھی ! !

(۲) دوسری شق یہ رکھی جان، مال، عزت، آبرو کی حفاظت ! کہ یہودیوں سے ہمارا جان، مال، عزت، آبرو محفوظ ہے اور ہم سے ان کی محفوظ ہے ! مسلمان ان کو کسی قسم کا جانی، مالی یا عزت آبرو کا نقصان نہیں پہنچائیں گے اور یہودی بھی ہمیں نقصان نہیں پہنچائیں گے ! !

(۳) تیسری شق یہ رکھی کہ ہمارے آپس کے تعلقات دوستانہ ہوں گے دشمن والے نہیں ہوں گے ! پالیسی دوستی پر مبنی ہوگی دشمنی کی بنیاد پر پالیسی نہیں ہوگی ! جیسے ہمارے ہندوستان پاکستان میں ہے کہ ہندوستان پاکستان کو دشمن ملک سمجھتا ہے اور پاکستان ہندوستان کو چنانچہ وہاں فوجیوں کی تربیت ہوتی ہے، پولیس کی تربیت ہوتی ہے، ان کے سکول ہیں، ٹریننگ کالج ہیں، ان میں پاکستان بطورِ دشمن ملک کے ان کے ذہنوں میں بٹھایا جاتا ہے، تربیت دی جاتی ہے ! ہمارے سکول کالج میں بھی جو یہاں کے فوجی ہیں انہیں ہندوستان بحیثیت ایک دشمن ملک کے ذہن میں پکا کیا جاتا ہے ! ! فرمایا اس معاہدہ میں ہمارے تعلقات دوستانہ ہوں گے، دشمنی پر مبنی نہیں ہوں گے، ہم ایک دوسرے کے خیرخواہ ہوں گے اور مل جل کر رہیں گے ! !

(۴) چوتھی شق یہ رکھی کہ مظلوم کی مدد کی جائے گی ! یہودیوں میں جو مظلوم ہو، اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی تو ہم بھی اس کی مدد کریں گے، وہ تو کریں گے ہی اس کی مدد، ہم بھی کریں گے ! لیکن ظالم کی مدد کوئی نہیں کرے گا ! یہودیوں میں اگر کوئی ظالم ہوگا تو ان کی یہودی بھی مدد نہیں کریں گے اور مسلمان

بھی اس کی مدد نہیں کریں گے ! مسلمانوں میں اگر کسی نے کسی پر ظلم کیا تو اس ظالم کا ساتھ کوئی نہیں دے گا ! مظلوم کی مدد کی جائے گی ! یہ بھی بالکل معقول بات ہے، ہر آدمی سمجھتا ہے ایسی بات ! !

(۵) پانچویں شق یہ رکھی کہ پڑوسیوں کا احترام ہوگا خاص طور پر، چاہے وہ یہودی پڑوسی ہے مسلمان کا یا مسلمان پڑوسی ہے یہودی کا ! بحیثیت پڑوسی اس کا خیال رکھیں گے، اس کا ادب واحترام کریں گے، اگر خود بھوکا ہے تو وہ تو بھوکا رہے گا، لیکن یہ نہیں کہ خود کھائے اور وہ بھوکا رہے ! یہ بھی نبی علیہ السلام نے رکھا کہ اس میں کافر اور مسلمان کی کوئی تمیز نہیں ہوگی بس وہ ہمارا پڑوسی ہے چاہے کچھ بھی ہے اس کا خیال رکھا جائے گا، پڑوسی کا احترام ہوگا ! یہ تعلیم آج تک (جبکہ) مسلمان جاہل ہو چکا ہے لیکن اس میں موجود ہے اس کے اثرات آج بھی ہیں، پڑوسی کا خیال رکھتے ہیں ! یہودی، عیسائی، کافر لوگ بھی رکھتے ہیں لیکن مسلمان ان کی نسبت زیادہ رکھتے ہیں ! !

(۶) چھٹی شق یہ رکھی کہ اگر کوئی تیسری طاقت مدینہ منورہ پر حملہ کرتی ہے، نقصان پہنچاتی ہے چاہے فوجی نقصان، چاہے تجارتی نقصان، چاہے سیاسی نقصان تو مسلمان اور یہودی دونوں ایک ہو کر اس کا مقابلہ کریں گے ! ہم یہ نہیں سوچیں گے کہ یہ تو یہودیوں کے خلاف آئے ہیں ہم کیوں جائیں ؟ ایسے ہی یہودی بھی یہ نہیں سوچیں گے کہ یہ تو مسلمانوں سے لڑنے آئے ہیں ہم کیوں جائیں ؟ بلکہ اس حیثیت سے کہ ہم سارے مدینہ منورہ کے رہائشی ہیں، ہم اس ضلع کے رہنے والے ہیں، ہم صوبے کے رہنے والے ہیں لہٰذا یہ باہر سے جو آئے ہیں یہ ہم سب کے دشمن ہیں، وہ مشترکہ دشمن تصور ہوگا اور ہم مل کر اس کے خلاف اس کا مقابلہ کریں گے ! چاہے وہ یہودی آئے یہودیوں سے لڑنے تو چونکہ ہم نے اپنے اس یہودی سے معاہدہ رکھا ہے کہ ہم اس کا ساتھ دیں گے اور اس (حملہ آور یہودی) کے خلاف لڑیں گے ! !

(۷) ساتویں شق یہ رکھی کہ باہمی مدد لازمی ہوگی ! اگر کسی کو کسی معاملے میں ضرورت پڑ گئی تو دوسرا فریق لازم اور پابند ہوگا کہ اس کی مدد کرے، چاہے وہ مسلمان ہو، چاہے وہ یہودی ہو ! ایک دوسرے کی مدد ہمیں لازمی کرنی ہوگی، ایسا نہیں ہوگا کہ نہیں میں نہیں، مجھ پر لازم نہیں، تم کرلو، فلاں سے کہہ دو

میں نہیں مدد کرتا، نہیں تمہیں بھی آنا ہوگا ! اگر زید سے کہا ہے تو زید کو بھی مدد کرنی ہوگی، زید یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا بھائی جو عمرو ہے اس کے پاس چلے جاؤ، نہیں تم خود آؤ گے بھائی کو بلاؤ تمہارا مسئلہ ہے، میں نہیں جاؤں گا میں تو تمہارے پاس آیا ہوں مدد مانگنے، تم نے میری مدد کرنی ہے، مجھے ادھر مت بھیجو، بھائی کو بلانا ہے تو تم خود بلاؤ ، تو باہمی نصرت بھی لازمی ہوگی ! !

(۸) ساتویں شق یہ رکھی کہ اگر کوئی فرد کوئی جرم کرتا ہے چاہے مسلمانوں کا یا یہودیوں کا تو اس کی سزا اُسی شخص کو دی جائے گی، اس کی وجہ سے پوری قوم کو مجرم تصور نہیں کیا جائے گا ! جیسے کہ اگر کسی نے کسی کا سر پھاڑ دیا، زخمی کر دیا خدانخواستہ کسی مسلمان نے ہی فرض کرلیں یہودی کا سر پھاڑ دیا، اس کے ساتھ زیادتی کر دی تو اب یہودی یہ شور نہیں مچائیں گے کہ آ جاؤ یہودیو! مسلمانوں نے یہ کر دیا، یہ نہیں کہنا، یہ کہنا ہے کہ زید نے یوں کیا، بکر نے یہ نقصان پہنچادیا ہمارے آدمی کو، یہ نہیں کہنا مسلمانوں نے، اس سے تو اشتعال پھیل کر لڑائی شروع ہو جائے گی ! یہ مسلمان اور یہودی کی جنگ شروع ہو جائے گی جبکہ مسلمان اور یہودی کا مسئلہ نہیں ہے، یہ ایک آدمی کا قصور ہے، ایک آدمی کے ساتھ ظلم یا زیادتی ہوئی ہے لہٰذا اس کی سزا اسے دی جائے گی اس شخص کو ہی دی جائے گی پوری قوم کو نہیں دی جائے گی ! ایسے ہی اگر کسی یہودی نے کسی مسلمان کے ساتھ زیادتی کی تو اس کا قصور وار مسلمان صرف اس شخص کو ٹھہرائیں گے، اس کے بجائے جیسے جاہلیت میں ہوتا تھا ایسے نہیں ہوگا کہ چونکہ اس نے میرے بھائی کو قتل کر دیا لہٰذا میں اس کے کسی بھی آدمی کو قتل کروں گا، یہ جرم ہے ! نہیں اسی کو قتل کرنا ہے جس نے قتل کیا ہے، قاتل کو قتل کرنا ہے، اس کے بدلے میں قاتل کے بھائی کو، قاتل کے باپ کو یا اس طبقے اور فرقے کے کسی آدمی کو قتل کرنا غلط ہے ! اس سے تو لڑائی اور پھیلے گی ! !

مقصد تو لڑائی ختم کرنا ہے، لڑائیوں کو پھیلانا تھوڑی ہے، اس لیے فرمایا کہ فرد کا جو جرم ہے وہ اُسی فرد کا تصور ہوگا اس کی آڑ میں پروپیگنڈا کر کے انتشار نہیں پھیلائیں گے کہ یہودیوں نے یوں کر دیا یا یہودی شور نہیں مچائیں گے کہ مسلمانوں نے یوں کر دیا ! ایسی چیزیں نہیں ہوں گی ! یہ بھی بڑی اہم چیز نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمائی !

بلند اخلاق پر مبنی معاہدہ :

یہ ساری شقیں ایسی ہیں کہ جن میں بہت بلند اخلاق ہیں جس کے کافر اور یہودی عادی نہیں تھے لیکن مسلمانوں نے اس معاہدے میں اخلاقی روایتیں زندہ کر کے بتایا کہ ان بنیادوں پر بھی معاہدے ہوا کرتے ہیں کیونکہ کافر لوگ ان اخلاقی چیزوں سے واقف نہیں ہوتے ، نہ ان چیزوں کو وہ سمجھتے ہیں ! !

اس میں مزید شقیں بھی ہیں ، وقت پورا ہو گیا ، ان شاء اللہ مزید بھی آئندہ بتائیں گے اللہ تعالیٰ عمل کی ، سمجھ کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے ، آمین ! وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

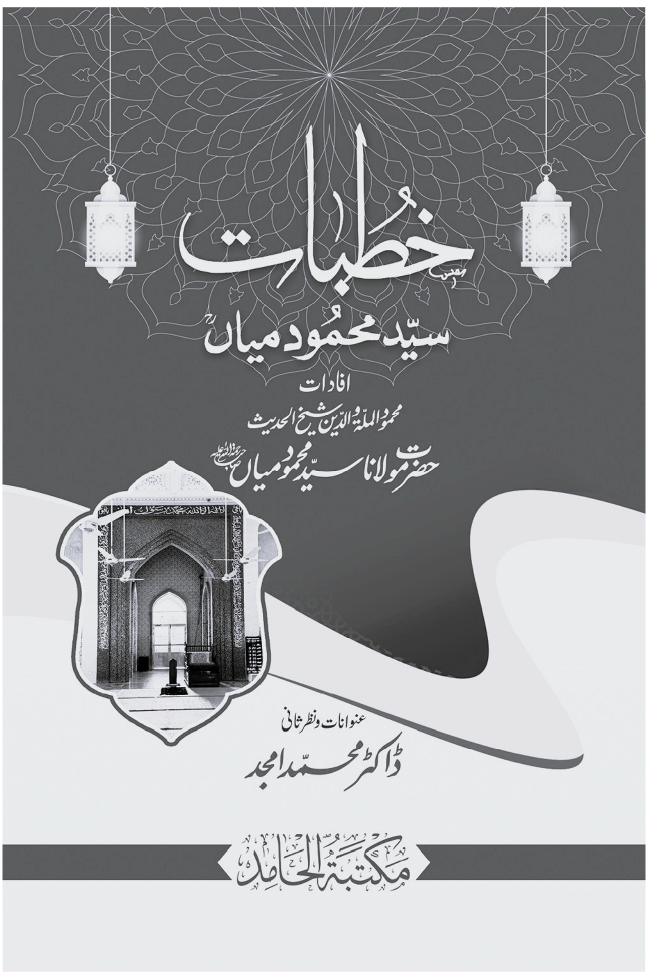

درسِ حدیث (۹) اسلامی مارشل قوانین (۷)

محمود الملة والدّین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' کے تحت ہونے والی مجلس ذکر کے بعد ہر اتوار بعد نمازِ مغرب درس حدیث دیا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان دروس کی افادیت کے پیش نظر اِن دروس کو ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین (ادارہ)

بہترین اسلحہ ''قوس''

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد غفرلہٗ

(۱۴؍ جمادی الاوّل ۱۴۳۵ھ / ۱۶؍ مارچ ۲۰۱۴ء)

۞ ۞ ۞

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اَلسِّیَرُ الکَبِیْر میں ایک باب باندھا ہے بَابُ السِّلَاحِ وَ الْفُرُوْسِیَّةِ جس میں امام محمدؒ حضرت عتبہ بن ابی حکیم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل فرماتے ہے جس میں ہتھیاروں اور گھڑ سواری کا مسلمانوں اور مسلمانوں کی فوجوں کو بتایا ہے کہ ان میں کیا چیز زیادہ اہم ہے ؟ کس چیز میں وہ مہارت حاصل کریں ؟

تو وہ فرماتے ہیں ذَکَرْتُ الْقَوْسَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قَوْسْ کا ذکر کیا ! آج کی زبان میں قَوْسْ کا مطلب ہے ''راکٹ لانچر'' قَاعِدَةُ الصَّارُوْخ یہ بھی کہہ دیں ! صَارُوْخ میزائل کو کہتے ہیں قَاعِدَةْ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اس کے ثابت ہونے

کے لیے ! پتہ نہیں فوج والے کیا نام لیتے ہوں گے میرے ذہن میں یہ نام آیا کہ اس کو قَاعِدَةُ الصَّارُوخ بھی کہا جا سکتا ہے،''لانچنگ پیڈ''(Launching Pad) جو ہوتا ہے اسے بھی کہہ سکتے ہیں تو لانچنگ پیڈ کا ذکر آیا جس پر راکٹ رکھا جاتا ہے اور پھر اسے داغا جاتا ہے ! اس زمانے میں قَوْسْ تھی اس کا ذکر ہوا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا مَا سَبَقَهَا سِلَاحٌ قَطُّ اِلٰی خَیْرٍ ''کوئی ہتھیار اس سے بڑھ کر بہتر نہیں ہے'' ! ! رائے دی نبی علیہ السلام نے، یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں لوگوں کو ''اللہ اللہ'' کرنے کے لیے بتانے آیا ہوں، مجھے دنیا سے کیا غرض ہے ؟ بس ذکر ہو، مصلّٰی ہو، تسبیح ہو، حجرہ ہو، لوٹا ہو، اللہ اللہ ہو ! تم نے یہ کیا ذکر کر دیا میرے پاس دنیا کی باتوں کا، لڑائی جھگڑوں کی باتوں کا ! !

رائے کون دے سکتا ہے ؟

نبی علیہ السلام نے انہیں ایسی بات ارشاد نہیں فرمائی بلکہ آپ نے رائے دی ! رائے وہ آدمی دے سکتا ہے جس کو اس چیز کا سوال کرنے والے سے زیادہ علم ہو ورنہ وہ رائے نہیں دے سکتا ! اب آپ سے اگر کوئی رائے لینے آ جائے کہ فلاں بیماری میں کون سی دوا مفید ہے ؟ تو اس سوال جواب میں دو میں سے ایک آدمی بے وقوف ہے !

ایک تو سوال کرنے والا بے وقوف ہے، وہ آپ سے یہ سوال کیوں کر رہا ہے ؟ یہ تو لائن آپ کی ہے ہی نہیں کیونکہ یہ تو طبی چیز ہے ڈاکٹروں کی ! اور اگر آپ نے جواب دے دیا تو آپ بھی بے وقوف ہو جائیں گے کیونکہ آپ کا تو میدان نہیں ہے، تو جواب کیوں دیا ؟ آپ کہیں کہ بھائی اس کا مجھے نہیں پتا، اس کے بارے میں طبیب سے پوچھو، ڈاکٹر سے پوچھو، حکیم سے پوچھو وہ بتائے گا ! ! میری یہ لائن نہیں ہے ! !

تو اگر ایسی بات ہوتی کہ یہ لائن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نہ ہوتی ان کا طریقہ نہ ہوتا یا ان کے طریقے کے خلاف ہوتی تو آپ یہ جواب نہ دیتے ! جیسے آپ یہ جواب نہیں دیں گے کہ دوا کیا ہے ! ! اگر جواب دے دیا تو آپ بھی بے وقوف ہیں اس سے بھی زیادہ بے وقوف ہو گئے جس نے آپ سے سوال کیا ! ! کیونکہ اس کو تو ہو سکتا ہے یہ گمان ہو کہ شاید انہیں پتہ ہو تو یہ جواب

دے دیں لیکن ہمیں تو یقین ہے کہ ہماری یہ لائن نہیں ہے، ہم نے تو جواب دے کر اس سے زیادہ حماقت کی ! ہم یہ کہتے کہ ہمیں نہیں پتا، کسی اور سے پوچھ لیں ! !

نبی علیہ السلام کی رائے :

لیکن رسول اللہ ﷺ نے رائے دی، ایسی رائے دی کہ دنیا کی ترقی نے جدت نے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود جتنی ترقی ہورہی ہے جتنی اور ہوگی اس میں اس رائے کی اہمیت اور صداقت بڑھتی چلی جارہی ہے کیونکہ آج دنیا میں جس کے پاس زیادہ سے زیادہ دور میزائل مارنے کی طاقت ہے وہی سپر طاقت ہے ! !

اس وقت کے جتنے صحابہ کرام تھے سب فوجی تھے، سپاہی تھے، صوفی تھے، سب صحابی صوفی تھے اور صوفیوں میں سب سے بڑے صوفی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سب کے سردار ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا اَنَا اَتْقَاھُمْ وَ اَخْشَاھُمْ میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اللہ سے خشیت والا ہوں ! ! تو عارف باللہ تو نبی علیہ السلام سب سے زیادہ ہیں ! عالم باللہ، عارف باللہ آپ ہی ہیں، آپ سے ہی آگے فیض چل رہا ہے ! !

اللہ والے کا تصور :

تو یہ جو آج کل ایک تصور قائم ہوگیا ہمارے اندر اللہ والے کا اور بزرگ اور درویش کا، یہ ہمارے اندر بدعتیوں اور رافضیوں سے آگیا ہے کیونکہ وہاں پیری مریدی ایک خاص لبادے میں ہوتی ہے بس ایک پیشے کے طور پر ہوتی ہے مال کمانے، پیسہ کمانے کے لیے، جو بالکل کوئی کام نہ جانتا ہو وہ رومال ڈال کر بیٹھ جائے گا جیسے مراقبہ کر رہا ہے تسبیح ہاتھ میں پکڑ لے گا موٹی، کچھ بھی نہیں آتا ہوگا، دوسرے آدمی کو کسی کے دل کا حال تو پتہ نہیں ہوتا وہ سمجھے گا بڑا بزرگ ہے اور وہ ان چیزوں کے ذریعے یہ کرتا ہے ! تو یہ تصور بدعتیوں اور رافضیوں سے ہم میں آگیا ! !

''تصوف'' کیا ہے ؟

حالانکہ ساری چیزوں سے واقفیت ہونا اور اس واقفیت میں دل کا اللہ سے جڑے رہنا

یہ تصوف ہے ! ہر چیز سے واقف ہو، تجارت سے واقف ہو، زراعت سے واقف ہو، سیاست سے واقف ہو، جہاد سے واقف ہو، اقتصادیات سے واقف ہو، لوگوں کے ضروری مسائل سے واقف ہو، عدالت چلانے کا طریقہ پتہ ہو، حدود کا پتہ ہو، قصاص کا پتہ ہو، دیت جانتا ہو، ساری چیزیں جانتا ہو اوراس کے ساتھ ساتھ تعلق مع اللہ ہو تو یہ ''صوفی'' بڑا اللہ والا ہے ! ! تو ''اللہ والا'' اس کو کہتے ہیں ہم نے اللہ والے کا تصور ایسا بنا لیا کہ جو کچھ بھی نہ جانتا ہو، اسے کچھ بھی نہ پتا ہو اور کہیں بس یہ تو اللہ والے ہیں، ان کو دنیا کا کچھ پتہ نہیں ! !

جب اسے دنیا کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے، صرف اللہ ہی والا ہے یہ، تو یہ جنت سے باہر کیوں آیا ؟ وہیں رہتا، وہ تو وہاں کے لیے ہے، جب دنیا میں آکر اسے لقمہ چبانا آگیا اور یہ پتہ ہے کہ لقمہ ناک سے نہیں لینا منہ سے لینا ہے، یہاں سے چباؤں گا، پیٹ بھروں گا ! اور یہ کھاؤں گا، یہ نہیں کھاؤں گا ! چرغا لوں گا، مرغا، دنبہ لوں گا، دال نہیں کھاؤں گا، یہ پتہ ہے ان پیشہ ور لوگوں کو تو جب چرغا ہی کھانا تھا دال نہیں کھانی تھی تو پھر جنت میں رہنا چاہیے تھا، باہر کیوں آئے ؟ اور جنت کے بارہ میں آتا ہے کہ ﴿ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ﴾[1] ﴿ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴾[2] جو گوشت پسند ہوگا وہ ملے گا تو کھانے پینے کے لیے تو جنت ہے ! دنیا کھانے پینے کے لیے نہیں ہے ! !

دنیا دار التکلیف ہے :

حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یا اور حضرات جب کمان کے لیے آدمی بھیجتے تھے تو کہتے تھے اس مہم کے لیے ایسا سالار یا ایسے فوجی ڈھونڈو جو زیادہ سے زیادہ بھوک اور پیاس برداشت کر سکتے ہوں ! جنت میں تو کھانا پینا ہی ہے، دنیا میں کھانا پینا نہیں ہے ! دنیا تو دَارُالتَّکْلِیفُ ہے یہاں تو انسان کو مکلّف بنایا ہے، دنیا میں تو تکلیف ہے مشقت ہے جبکہ دنیا داروں نے اور ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ پیری مریدی تو بڑی آرام دہ سیٹ ہوتی ہے اس میں تو بہت مزے آتے ہیں ! ایک آدمی لوٹا لیے کھڑا ہے، ایک آدمی مسواک لیے کھڑا ہے، ایک نے تولیہ پکڑ رکھا ہے، ایک نے جوتے اُٹھا رکھے ہیں،

---

[1] سورة الزخرف : ۷۱ [2] سورة واقعة : ۲۱

ایک ان کو کندھے پر اُٹھانے کے لیے تیار ہے، گاڑی میں بٹھا رہے ہیں تو چار آدمی پکڑ کر بٹھا رہے ہیں، گاڑی سے نکال رہے ہیں تو آٹھ آدمی کھینچ رہے ہیں دو چار اس دروازے سے ، دو چار اس دروازے سے، عیش ہی عیش، مزہ ہی مزہ ہے ! نبی تو ایسے نہیں رہے ! !

اللہ والا کون ہوتا ہے ؟

اللہ والے کا جو تصور ایک معیار ہم نے بنالیا وہ ہمارے اندر بدعتیوں اور رافضیوں سے ہوتا ہوا دیوبندیوں میں بھی آگیا ! بھئی، اللہ والا ایسا نہیں ہوتا ! ! اللہ والا وہ ہوتا ہے جو سب کچھ جانتا ہو اور تعلق اللہ کے ساتھ ہو ! !

دو قسم کے طبقے :

جیسے کافر سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کا تعلق اللہ کے ساتھ نہیں ہے، وہ دنیا دار ہو گئے ! اسی طرح کافر کچھ بھی نہیں جانتے لیکن ریاضتیں اپنی خواہش سے کر رہے ہیں جیسے کہ ہندو مندروں میں بیٹھ کر عبادت کر رہے ہیں اسی طرح صوامع گرجا گھروں میں بیٹھ کر یہودی اور عیسائی عبادت میں لگے ہوئے ہیں اور کچھ نہیں کرتے ، کہتے ہیں ہم تَارِكُ الدُّنْیَا ہیں تو ایک طبقہ تَارِكُ الدُّنْیَا کا پیدا ہو گیا اور ایک طبقہ خالص مادّی ، دو قسم کے طبقے پیدا ہو گئے تھے ! !

اللہ تعالیٰ نے انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَامْ کو بھیج کر بتایا ہے کہ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے ! بالکل مادّیت پرستی بھی غلط اور بالکل تَارِكُ الدُّنْیَا اور مادے کی نفی کرنا یہ بھی غلط ! کیونکہ اگر مادّہ کی نفی کردے گا تو پھر اپنی بھی نفی کرے گا کیونکہ خون جسم میں دوڑ رہا ہے یہ بھی مادّہ ہے ! یہ گوشت، لوتھڑے یہ بھی مادّہ ہیں ! یہ ہڈیاں بھی مادّہ ہیں، ان ہڈیوں میں لوہا یعنی آئرن بھی ہے، اس میں چونا بھی ہے جسے کیلشیم کہتے ہیں اور اس میں وٹامن بھی ہیں ، اس میں نمکیات کی بے شمار قسمیں ہیں جن کا ہمیں پتا بھی نہیں، ڈاکٹروں نے رٹے لگا رکھے ہیں انہیں پتا ہوتا ہے ! تو خود بھی تو مادّہ ہے پھر اس سے بھی چھٹکارا حاصل کریں، آنکھ مادّی چیز ہے، کان مادّی چیز ہے، ناخن مادّی چیز ہے، سر سے پاؤں تک

مادّہ ہی تو ہے حتی کہ انسان کے جسم میں تانبہ، سیسہ، پیتل ہر چیز کی ایک خاص مقدار حتی کہ سونا بھی ہے، ڈاکٹر کہتے ہیں کہ انسان کے پیشاب بہت قلیل مقدار میں سونا بھی ہوتا ہے ! !

مورار جی دیسائی [1] بھارت کا سابق وزیر اعظم تھا، اسی نوے سال کی عمر تھی پتلا دبلا، بڑا صحت مند تھا، اس نے با قاعدہ انٹرویو میں کہا تھا کہ میں اپنا پیشاب پیتا ہوں اور کہتا تھا یہ آبِ حیات ہے اتنا عمدہ مفید ٹانک ہے صحت کے لیے کہ یہ آبِ حیات ہے ! ایسا بے شرم تھا کہ اس کا اقرار کر رہا ہے جب اس نے کہا تو ہندوستان کی پارلیمنٹ کے اور ممبر جو پیتے تھے بے شرم انہوں نے کہا ہم بھی پیتے ہیں وہ بتاتے نہیں تھے شرم سے ! ! تو یہ بالکل مادّہ پرستی ہے، نہ یہ پتہ کہ یہ صحیح ہے یا غلط ہے یا حرام ہے یا حلال ہے اور بالکل مادّے کی نفی دونوں غلط ہیں ! !

مادّیت اور روحانیت کا حسین امتزاج :

انبیاء علیہم السلام نے آ کر بتایا کہ مادّے سے بھی لینا ہے اور عبادت بھی کرنی ہے ! ! دنیا سے اتنا جوڑ رکھنا ہے اور اتنا نہیں رکھنا ! کیونکہ اگر دنیا سے بالکل جوڑ رکھنا ہی نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت سے نکالتے ہی نہ، اس کرہ ارض پر لانے کی ضرورت ہی نہیں تھی یہ تو سارا کرہ مادّیت کا ہے معلوم ہوا تمہارا مادّے سے جوڑ ہے واسطہ پڑے گا، اسے استعمال کیسے کرنا ہے ؟ انبیاء علیہم السلام نے آ کر بتایا کہ اتنا مادّہ اور اتنی روحانیت اور وہ اس طرح حاصل ہوگی کہ مادّہ اختیار کرو جیسے وہ کرتے ہیں ویسے اختیار کرو، جیسے وہ میزائل بنا رہے ہیں ویسے ہی تم بناؤ، جیسے وہ راکٹ بنا رہے ہیں ویسے ہی تم بناؤ، جیسے وہ لیبارٹریاں بنا رہے ہیں ویسے ہی تم بناؤ، جیسے وہ ٹینک بنا رہے ہیں ویسے اور جتنے وہ بنا رہے ہیں اس سے زیادہ تم بناؤ ! ! اس کا مطلب ہے کہ ان سے زیادہ تو ہم مادّہ پرست ہو گئے یہ بھی تو کوئی کہہ سکتا ہے ! اگر امریکہ نے ایک ہزار ٹینک بنائے ہیں تو اسلام تو کہتا ہے تم دو ہزار بناؤ

﴿ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ ﴾ [2]

---

[2] سورۃ الانفال : ۶۰

انحصار ہمیشہ اللہ کی ذات پر کرنا ہے :

نبی عَلَیْهِ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ جتنے انہوں نے بنائے اس سے زیادہ بناؤ لیکن بھروسہ ہتھیار پر نہیں کرنا، یہ راز بتایا نبی علیہ السلام نے ! یہ کافر میں اور ہم میں فرق آ گیا ! یہاں سے شروع ہو گیا، بھروسہ اللہ کی ذات پر کرنا ہے، راکٹ ان سے زیادہ بناؤ، ان سے اچھے بناؤ، ان سے قیمتی بناؤ، لیکن انحصار اِن پر نہیں کرو گے انحصار اللہ کی ذات پر کرنا ہے ! !

جہاں پر انحصار اللہ کی ذات سے ہٹا اور مادّے پر ہوا وہاں مسلمان کو نقصان ہو جاتا ہے، کافر کو ہوتا بھی ہے نہیں بھی ہوتا، مسلمان کو ہوتا ہی ہوتا ہے چنانچہ ﴿ وَ یَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ ﴾[1] یاد کرو حنین کے غزوے کو اتنا زیادہ مجمع اور اتنی زیادہ فوج پہلے نہیں تھی کسی مجمع میں جتنی نبی علیہ السلام کے پاس اس وقت تھی ! مکہ مکرمہ فتح ہوا رمضان میں اور شوال میں آپ کو حنین کی طرف جانا پڑ گیا کیونکہ وہاں سے هَوَازِنْ اور ثَقِیْفْ نے مسلمانوں پر حملے کا پروگرام بنالیا تھا تو اس لیے تیاری کرنی پڑی مجبوراً، آپ تشریف لے گئے تو اس میں مدینہ منورہ سے جو صحابہ ساتھ آئے تھے وہ تو تربیت یافتہ اور بہت سمجھدار تھے، دنیاوی اعتبار سے بھی ،فوجی اعتبار سے بھی اور دینی اعتبار سے بھی مکمل تھے لیکن جو مکہ میں آ کر ابھی ابھی مسلمان ہوئے تھے ایک دم انقلاب آنے سے، ان کی پوری طرح تربیت تو ابھی نہیں ہوئی، اس میں تو وقت لگتا ہے ان میں جوشیلے نوجوان بھی تھے، بس کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے لیکن پوری طرح تربیت ان کی ابھی نہیں ہوئی تھی ! !

غزوۂ حنین اور قومی غیرت :

جب یہاں خبر آئی کہ هَوَازِنْ کے لوگ حملہ کر رہے ہیں تو یہاں مکہ والوں میں ایک قومی غیرت پیدا ہو گئی کہ یہ کون ہوتے ہیں ہمارے وطن مکہ پر حملہ کرنے والے ؟ ہم بھی جائیں گے ساتھ چنانچہ جو نوجوان ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ بھی ساتھ ہو گئے اس جوش میں، اسلام کی محبت میں نہیں اپنے قومی تعصب کی وجہ سے، وہ بھی ساتھ ہو گئے، تربیت یافتہ نہیں تھے جوش ہی جوش تھا، ہوش نہیں تھا

---

[1] سورة التوبة : ۲۵

ان میں، ان کی تعداد تقریباً ڈیڑھ دو ہزار ہوگی اب جب قافلہ روانہ ہوا فوج کی طرح، محمد رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں تو یہ جو نوجوان جوشیلے نئے نئے تھے یہ سب سے آگے کہ ہم دیکھیں گے ان کو ! اور انہوں نے زِرہیں بھی نہیں پہنی ہوئی تھیں، دفاعی تیاری جو ضروری تھی وہ بھی نہیں کی اور صحابہ کرامؓ مسلح بھی تھے جو بڑے بڑے تھے پوری طرح تیار تھے اور تعلق مع اللہ بھی قوی تھا دونوں چیزیں تھیں، یہ جو آگے فوج تھی یہ رلی ملی تھی، مخلص بھی تھے، غیر مخلص بھی تھے، کم بھی تھے، زیادہ بھی تھے، کافر بھی تھے، دونوں طرح کے تھے تو ان کو انحصار اس مادّی قوت پر ہو گیا اور انہوں نے یہ کہا کہ آج تعداد کی بنیاد پر ہمیں کوئی شکست نہیں دے سکتا ! یہ دعویٰ کیا انہوں نے ! !

خطرناک جملہ :

نبی علیہ السلام کو جب یہ جملہ پہنچا تو شَقَّ عَلَیْہِ شاق گزرا، بہت گراں گزرا آپ پر ! یہ تو بڑا خطرناک جملہ ہے ! ! اب یہ راز ہے کہ اس میں کیا خطرہ ہے ؟ یہ نبی جانتا ہے، انہوں نے تربیت کی صحابہ کی بتایا کہ یہ خطرناک جملہ ہے ! کیونکہ دو چیزیں ہیں مادّہ اور روح دونوں کو لے کر چلنا ہے، مادّی قوت بھی ہو، تلواریں، نیزیں، زِرہیں، خود، رسول اللہ ﷺ نے خود پہنی، زِرہ بھی پہنی، توکل یہ نہیں ہے کہ ان چیزوں کو چھوڑ دو ! !

''توکل'' کیا ہے ؟

توکل یہ ہے کہ اسباب اختیار کرو، اسباب اختیار کرنے کے بعد بھروسہ اللہ پر کرو کہ اے اللہ یہ زِرہ بھی پہن لی، اے اللہ خود بھی پہن لیا، اے اللہ تلوار بھی لے لی، اے اللہ نیزہ بھی لے لیا، اب میں جارہا ہوں اب تو میری مدد کر کہ تیری مدد کے بغیر یہ آلات کام نہیں دیں گے ! !

یہ اسباب ہیں، فتح وشکست کا مدار اصل تیرے ارادے پر ہے ! تو یہ دو چیزیں سکھائیں نبیوں نے راز بتایا ہے کہ مادّہ اور روحانیت، مادّہ اور تعلق مع اللہ دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے کیونکہ تم دنیا میں آئے ہوئے ہو اور جنت سے آئے ہو اور جنت روحانی جگہ ہے اور وہاں واپس بھی جانا ہے تو روحانیت چھوڑ بھی نہیں سکتے اور دنیا میں ہو تو مادّہ بھی نہیں چھوڑ سکتے، ایسے لے کر چلنا ہے، پوری

تیاری کرو لیکن تعلق اللہ کے ساتھ جوڑ لو پھر اللہ کی مدد آئے گی ! چنانچہ ان نوجوانوں نے جوش میں زِرہ بھی نہیں پہنی کہ نہیں نہیں دیکھی جائے گی، زِرہ اور خَود کی ہمیں کیا ضرورت ہے ؟

جیسے ہمارے ہاں کے بے وقوف نوجوان جنہیں ہم کہتے ہیں بھائی موٹر سائیکل چلا رہے ہو ہیلمٹ پہن لو ! کہتے ہیں نہیں نہیں، ہمیں کیا ضرورت ہے ہیلمٹ کی ؟ سبحان اللہ ! بھئی جب خدانخواستہ سر ٹکرائے گا تو موٹر سائیکل نہیں ٹوٹے گی سر ٹوٹے گا، سڑک پر لگے گا تو سڑک نہیں خراب ہوگی یہ سر پھٹ جائے گا لیکن اکڑ میں نہیں پہنتے اور پھر نقصان آپ دیکھتے ہیں کتنا ہو رہا ہے ؟ تو خَود پہننا ہے، لہٰذا ہیلمٹ پہننا ہے لیکن بھروسہ اللہ پر کرنا ہے ! ! !

ایک واقعہ اور اس کا اثر :

چنانچہ ہمارے ایک عزیز ہیں ان کا آنکھوں دیکھا واقعہ ہے خود انہوں نے دیکھا بندر روڈ پر رہتے تھے اب کراچی چلے گئے، کہنے لگے میں اپنی موٹر سائیکل لے کر بندر روڈ پر دکانیں ہیں وہاں گیا موٹر سائیکل کو ٹھیک کرانے کے لیے، موٹر سائیکل والے سے ٹھیک کروا رہا تھا تو وہ غم زدہ رو رہا تھا غم سے میں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ؟ کہنے لگا ابھی یہاں سے ایک بڑا ٹرالا گزرا ہے اس کے پاس سے موٹر سائیکل والا جا رہا تھا اس کی تو ہوا ہی اتنی ہوتی ہے کہ گرا دیتی ہے بعض دفعہ، اس کے قریب ذرا سا لگا تو موٹر سائیکل والا لُڑک کے گر گیا، ہیلمٹ اس نے پہنا ہوا تھا، کھڑا ہو گیا بچ گیا، اُٹھا لیکن موٹر سائیکل کچھ خراب ہوئی تو وہ موٹر سائیکل گھسیٹ کر میرے پاس آ گیا، کہنے لگا یہ ذرا ٹھیک کردو، کیا ہوا ہے ؟ تو میں نے کہا بھئی دو منٹ بیٹھ جاؤ، پانی پی لو، تم موٹر سائیکل سے گرے ہو، دو منٹ بیٹھو سانس لے لو میں ٹھیک کردوں گا پانی پی لو، ہمارے عزیز کہتے ہیں وہ نوجوان کہنے لگا ٹھیک ہے بچ گیا اللہ نے خیر کردی ! ایسے اس نے اپنا ہیلمٹ اُتارا، کہتے ہیں جب اس نے اُتارا تو اس کا بھیجا نکل کر اس کی گود میں گر گیا، دماغ سارا، اور ختم ہو گیا تو ایسی چوٹ لگی کہ ٹوٹ پھوٹ بھی ہوئی لیکن وہ جڑی رہی ہیلمٹ کی وجہ سے، جب ہیلمٹ اُتارا تو وہ جوڑ جو ٹوٹ چکے تھے وہ گر گئے اور وہ ختم ! اس دکاندار کے دماغ پر اس کا اثر تھا ! تو انحصار تو اللہ پر کرنا ہے، ہیلمٹ تو پہن لیا لیکن اب بچائے گا اللہ، ہیلمٹ نہیں بچائے گا ! ! !

﴿ وَ یَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ ﴾ [1] تو ھَوَازِنْ کے لوگ آگے تھے ڈیڑھ دو ہزار اور وہ بڑے زبردست لڑاکا ماہر نشانہ باز تھے، انہوں نے نبی عَلَیْہِ السَّلَامْ کے پہنچنے سے پہلے ہی سے میدان پر قبضہ کرلیا، اچھی جگہ مورچے بنالیے اور راستے کے دائیں بائیں پہاڑوں پر نشانہ باز بٹھادیے انہیں خبر ہی نہیں ! اب یہ جوشیلے جذباتی آگے چل رہے ہیں دعوے کرتے ہوئے، یوں کردیں گے، یوں کردیں گے، اور وہ چپ بیٹھے ہیں، چھپ گئے جب یہ خاص جگہوں پر آگے پہنچ گئے ان کے گھیرے میں آگئے انہوں نے تیروں کی بارش کی ! اب یہی جو سب سے زیادہ جوش میں تھے سب سے پہلے یہی بھاگے بری طرح پیچھے، بھاگتے تو پیچھے کی طرف ہیں، پیچھے نبی عَلَیْہِ السَّلَامْ اور صحابہ تھے، تو جب اتنے سارے لوگ پیچھے بھاگیں گے تو پچھلے والوں پر بھی اس کا اثر پڑے گا کہ ہوا کیا ہے ؟ ؟

تو بہت زبردست نقصان بھی ہوا اور مسلمان منتشر ہو گئے تھے ایک دفعہ، اللہ نے بعد میں مدد فرمائی اور فتح نصیب ہوئی لیکن پہلی دفعہ نقصان ہوگیا ! قرآن یہی بتا رہا ہے کہ حنین کا دن یاد کرو جس دن تمہیں تمہاری کثرت نے، اترا ہٹ نے گھمنڈ میں ڈال دیا کہ آج تو ہم بڑے طاقتور ہیں ﴿ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَ ضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ﴾ ''کوئی چیز تمہارے کام نہ آسکی، زمین اپنی کشادگی کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی'' سر چھپانے کی جگہ تمہیں نہیں مل رہی تھی، انہوں نے ایسی تیروں کی بارش کی، زِرہیں تو پہنی نہیں تھی خَود بھی نہیں پہنے تھے، وہ تیر سیدھے آکر لگے ! !

انبیاء علیہم السلام دنیا کی قیادت کے لیے آئے ہیں :

تو معلوم ہوا یہ دنیا میں جو ہم آئے ہیں، دنیا کی قیادت کے لیے اللہ نے نبی بھیجے کہ تم نے امت کی دنیا کی قیادت کرنی ہے ! تم مقتدا ہو مقتدی نہیں ہو ! اگر نبی نے آکر مقتدی بننا ہوتا تو پھر مکہ والوں سے جھگڑا ہی نہ ہوتا نبی علیہ السلام کا، وہ (کفارِ مکہ) کیوں اذیتوں پر اُترتے تھے وہ تو اسی لیے ہوئے کہ ہماری تو مونچھ نیچے ہوگئی، ان پر ایمان لائے تو پھر ہماری چودھراہٹ ختم، پھر یہ بڑے بن جائیں گے، یہ بڑے بن گئے تو ان کو سردار ماننا پڑے گا ! تو ایک یہ چیز تھی ! !

---

[1] سورۃ التوبۃ : ۲۵

تو نبی جو ہوتے ہیں وہ مقتدی بننے کے لیے نہیں آتے ، وہ مقتدا بننے کے لیے آتے ہیں ! اسی لیے نبی کا جو نائب ہے وہ بھی مقتدا بنے گا مقتدی نہیں بنے گا کیونکہ وہ نائب ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ قیادت کے لیے آئے تھے، سیاسی قیادت بھی آپ نے کی ،فوجی قیادت بھی آپ نے کی ، جہادی قیادت بھی آپ نے کی ،تجارتی قیادت بھی کی ، زراعت کی قیادت بھی کی ،اس میں زرعی مسائل بتائے کہ اتنی پیداوار پر اتنا عشر ہے اور فلاں پر بیسواں حصہ ہے ! پھر زمینوں کی قسمیں بتائیں ! یہ سب مادّیات ہیں ان کے بارے میں ہمیں اللہ نے نبی کے ذریعے احکامات بتائے ! !

''قوس'' بہترین اسلحہ ہے :

بہرحال آپ نے فرمایا کہ یہ تو سب سے بہترین چیز ہے اور یہ اصول جو آپ نے اشارہ کیا آج تک مانا جاتا ہے ! آپ نے فرمایا اَنَّہٗ اَقْوٰی آلَاتِ الْجِہَادِ جہاد کے آلات میں سب سے قوی آلہ جو ہے وہ یہ ہے قَوْسٌ راکٹ لانچر جس کے ذریعے راکٹ مارتے ہیں فائر کرتے ہیں،توپ کو بھی کہہ لیں توپ بھی گولہ پھینکتی ہے جتنی دور مار توپ ہوگی تو وہ جدید ہوکر اسی توپ کو راکٹ لانچر کہنے لگے ! !

رسول اللہ ﷺ نے فوج کو اُبھارا ہے :

تو امام محمدؒ فرماتے ہیں فِیْہِ حَثٌّ لِلْغُزَۃِ عَلٰی تَعَلُّمِ الرَّمْیِ اس میں رسول اللہ ﷺ نے غازیوں کو اُبھارا ہے، پاکستانی فوج کو اُبھارا ہے،سعودی فوج کو اُبھارا ہے،مسلمان فوجوں کو اُبھارا ہے کہ تم نے جو فائر کی طاقت ہے زیادہ سے زیادہ رینج جس چیز میں ہو،اَپروچ جہاں تک دُور کی ہو،تم نے اس پر محنت کرنی ہے اس میں ترقی کرنی ہے وَفِیْ ذٰلِکَ آثَارٌ مِنْہَا اس میں آثار اور بھی آئے ہیں !

مِنْہَا حَدِیْثُ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ ان ایک حدیث عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّۃٍ [1] آپ نے فرمایا اس کی تفصیل فرماتے ہوئے

[1] سورۃ الانفال : ۶۰

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلَا اَنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ جان لو اصل قوت رَمِیْ فائر کی ہے ! جتنی دُور تم گولا بارود پھینک سکو گے اتنا ہی دشمن تم سے ڈرے گا ! !

تین آدمیوں کو جنت کی خوشخبری :

اس میں یہ بھی آتا ہے کہ نبی عَلَیْہِ السَّلَامْ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُدْخِلُ بِالسَّھْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَۃً الْجَنَّۃَ اللہ تعالیٰ ایک تیر ایک میزائل ایک راکٹ کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے

(۱) صَانِعَہُ الَّذِیْ یَحْتَسِبُ بِہٖ جو فیکٹری میں بیٹھا ہوا بنا رہا ہے، ہمارے ملک کی اسلحہ بنانے کی فیکٹری واہ کینٹ میں ہے اور بھی جگہ جگہ فیکٹریاں ہیں ! لیکن بشرطیکہ نیت صحیح ہو، مسلمان ہو اور جہاد کی نیت ہو کہ اس کے ذریعے ہم ہندوؤں کو ماریں گے، مرعوب کریں گے، سکھوں کو مرعوب کریں گے، یہود اور عیسائی کو مرعوب کریں گے، یہ نیت جس کی بشرطیکہ ہے، ان میں اگر اندر قادیانی بیٹھا ہوا کام کر رہا ہے تو اسے ثواب نہیں ملے گا ! اگر اس فیکٹری میں قادیانی بیٹھا ہے تو چاہے کیسی اچھی نیت کیوں نہ کر لے اسے کچھ نہیں ملے گا ! تو فرماتے ہیں اس کو بنانے والا جو وہاں بیٹھ کے پرزے جوڑ رہا ہے اس کو رگڑ رہا ہے بنا رہا ہے مشین میں پرزے نکال کر فٹ کر رہا ہے !

(۲) وَمُنَبِّلَہٗ اور جو اس میں نَبِلْ لگا رہا ہے ! تیر کے مختلف حصوں کو تیار کر رہا ہے !

(۳) وَالرَّامِیْ بِہٖ [1] آخر میں جو اسے فائر کرتا ہے !

یہ تینوں جنت میں جائیں گے بشرطیکہ ان کی نیت دین کی خدمت، مسلمانوں کی خدمت، اپنے ملک کا دفاع، یہ جب پیشِ نظر ہوگا یہ تمام چیزیں یہ تمام نیتیں جہاد کی ہوں گی، جب اس سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ ایک تیر ایک میزائل ایک راکٹ کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے ! !

اب یہ مضامین ہمارے فوجیوں کو اور جرنیلوں کو پتہ ہونے چاہئیں ان کے علم میں ہونا چاہیے کہ یہ کچھ آیا ہے، یہ اہمیت رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے اور یہ اہمیت تمام دنیا کی فوج چاہے امریکہ یا برطانیہ کسی کی بھی ہو اِس چیز کو سب مانتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ! !

---

[1] سُنن ابوداوٗد ح ۲۵۱۳ ، سنن نسائی ح ۳۱۴۶ ، مسند احمد ح ۱۷۳۲۱

تین کھیل جائز ہیں :

اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ کُلُّ لَھْوِ ابْنِ آدَمَ بَاطِلٌ اِلَّا ثَلَاثَۃً آدمی کی تمام لہویات یعنی ابن آدم جو کھیل کرتا ہے گیمیں کرتے ہیں سب باطل ہیں سوائے تین گیموں کے، تین کھیل ایسے ہیں گیمیں جو ہمیں کرنی چاہئیں !

(۱) ارشاد فرمایا تَاْدِیْبُہٗ فَرَسَہٗ اپنے گھوڑے کو ٹرینڈ کرنا تَدْرِیْبٌ ، تربیت دینا تَادِیْبٌ آرہا ہے اب تَدْرِیْبٌ بھی بول دیتے ہیں اس کو، تربیت ٹریننگ دینا، گھوڑے کو تربیت دینا لڑائی کی ، اس کو اچھا تیار کرنا، مضبوط کرنا، یہ جو کرے گا اس کام میں جو لگے گا اسے چارہ ڈال رہا ہے پھر اس کی جگہ دھو رہا ہے، اسے باندھ رہا ہے، اسے کھول رہا ہے، اس کو اُس نے اپنا کھیل بنایا ہے اور پھر اسے لے کر دوڑتا ہے دو دو تین تین چار چار میل اس پر سواری کرتا ہے اب یہ سب تفریح بھی ہے سیر بھی ہے ! ! جن دنوں میں جنگ نہیں ہے ان دنوں میں تفریح ہے لیکن یہ تفریح اسے اجروثواب دے گی کیونکہ جنگ کے دن میں جہاد کے موقع پر یہ کام آئے گی تو یہ جو اس کی تفریح ہے اس میں اسے اجروثواب ملے گا !

(۲) اور ارشاد فرمایا وَمُلَاعَبَتُہٗ اَھْلَہٗ اپنے اہل سے مُلَاعَبَتٌ ، مُلَاعَبَتٌ بیوی کے ساتھ دل لگی کرنا، ہنسی مذاق کرنا اس میں بھی اجروثواب ہے ! یہ جو کھیل ہے یہ کھیل بھی اچھا ہے پسند ہے اس میں بھی اجروثواب ملتا ہے ! !

(۳) مزید ارشاد فرمایا وَرَمْیُہٗ عَنْ قَوْسِہٖ اپنی قَوْسٌ سے، راکٹ لانچر سے فائر کرنا، یہ سیکھنا، فائر کرنا، اس کی تربیت حاصل کرنا ! یہ کھیل بناؤ، یہ تمہاری گیم ہونی چاہیے ! !

اللہ ہمارے حکمرانوں کو سمجھ دے کہ اپنی پوری عوام کو یہ فوجی تربیت دیں نیم فوجی بنادیں سب کو پھر دیکھو کتنا تہلکہ مچ جائے گا ہندوستان وغیرہ سب ٹھیک ہو جائیں گے ویسے ہی، انہیں پتا ہوگا کہ ان کو نہ چھیڑنا یہ تو ڈیموؤں کا چھتہ ہے شہد کی مکھیوں کی طرح پیچھے پڑ جائیں گے، دشمن دور سے گزریں گے، قریب سے بھی نہیں گزریں گے بشرطیکہ مسلمان تربیت دیں عورت کو بھی مرد کو بھی ! اور کئی ملکوں میں نیم فوجی تربیت عورتوں کو بھی سکول کالجوں میں دی جارہی ہے، ہمارے ہاں بھی ہونی چاہیے ! !

حضرت سعدؓ کی حوصلہ افزائی :

آگے آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سَعْدٌ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جب احد کے دن وہ فائرنگ کر رہے تھے بے تحاشہ بہت زبردست صحیح فائر کرتے تھے، ان کے بازو میں اللہ نے خاص قوت دی تھی ! قَوْسْ کھینچ کر ایسے مارتے تھے کہ بیچاری قَوْسْ ہی ٹوٹ جاتی تھی ! ! کئی قَوْسَیْں ٹوٹ گئیں اس دن ان کے ہاتھ سے تو آپ نے جب ان کو دیکھا اس طرح مارتے ہوئے تو آپ نے فرمایا اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ [1] مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان ! !

حضرت سَعْدٌ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ فرمایا، ڈانٹا نہیں کہ تو یہ کیا کر رہا ہے ؟ میں نے تجھے اس لیے بھیجا تیرا کام تو تھا مصلے پر بیٹھتا تو تسبیح پڑھتا اللہ اللہ کرتا، بس لوٹا، مصلیٰ، تسبیح، حجرہ یہ ہونا چاہیے تھا، یہ تو کیا کر رہا ہے ؟ تیرے میں اور کافر میں کیا فرق ہے ؟ وہ بھی اسی طرح میزائل مار رہے ہیں تو بھی اسی طرح میزائل مار رہا ہے، یہ کیوں کر رہا ہے ؟ ؟ کیا خفا ہوئے ؟ ؟ نہیں، بلکہ فرمایا ''میرے ماں باپ تجھ پر قربان'' ! ! !

صوفی کی نشانی :

تو معلوم ہوا کہ ''صوفی'' اسے کہتے ہیں ! اسلام میں صوفی، اہل اللہ، درویش، قطب، ابدال اس کو کہیں گے جو صحابہ کے نقش قدم پر چلے گا جو انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامْ کے طریقے پر چلے گا ! یہ جو معیار بدعتیوں سے ہم نے لے لیا اور رافضیوں سے آگیا اور مغرب نے پروپیگنڈا کر کے ہاتھ چوم چوم کر، دنیا دار لوگ ہمارے ہاتھ چومتے ہیں ! ! حضرت ! حضرت ! حضرت ! آپ ہمارے آقا حضرت آپ کا یہ کام کہاں ؟ ہم خادم کس لیے ہیں ؟ حضرت آپ اس نرم سے گدے پر بیٹھ جائیں، بس حضرت آپ تو یہیں آرام فرمائیں، بس ہمیں تو آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے، ایسے نہیں کہا ! !

حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت آئے گا صحابی نہیں ہوں گے اور لڑائی کے لیے لشکر جائے گا تو لوگ ڈھونڈیں گے کہ کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہو یعنی صحابی کے پاس آئیں گے

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب المناقب باب مناقب العشرۃؓ رقم الحدیث ٦١٢٦

اور اسے ساتھ لے کر جائیں گے اپنے لشکر میں اور اللہ تعالیٰ ان کو اس کی وجہ سے فتح دے دیں گے ! حالانکہ وہ بوڑھے ہو چکے ہوں گے چاہے کچھ بھی نہ کریں لیکن وہ ساتھ جاتے تھے، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ آپ تو نہ ہلیں آپ یہیں رہیے بس ہم لڑیں گے، نہیں ساتھ لے جاتے تھے ! !

پھر فرمایا ایسا دور آئے گا کہ لوگ کہیں گے لڑائی میں جانے کے لیے هَلْ رَأی مِنْكُمْ رَأی اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ کیا کوئی ایسا ہے جس نے نبی کے صحابی کو دیکھا ہو (یعنی تابعی) اس کو ڈھونڈیں گے پھر پتہ چلے گا ہاں فلاں جگہ ایسا ایک آدمی ہے جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہے ! ! تو اس کو اپنے لشکر میں ساتھ لے کر جائیں گے اور اس کی برکت سے اللہ فتح دے دے گا ! !

اور پھر فرمایا کہ ایسا وقت آئے گا کہ لوگ پوچھیں گے کیا کوئی ایسا آدمی ہے جس نے دیکھا ہو ایسے آدمی کو جس نے صحابہ کو دیکھا ہو (یعنی تبع تابعین) ؟ یہ آتا ہے ! پھر پتہ چلے گا ہاں فلاں جگہ ایسا ایک آدمی ہے تو اس کو اپنے لشکر میں ساتھ لے کر جائیں گے پھر فتح ہو جائے گی ! !

تو بوڑھے بھی جاتے تھے، لڑتے تھے جہاد میں ! یہ جو ہوا کہ حضرت آپ یہاں بیٹھ جائیں بس آپ دعا کرتے ہیں ! یہ تو ہمیں اور اس طبقے کو نکال دیا تا کہ یہ نکل جائیں بھول جائیں ! !

تحریک قومی اتحاد اور ذوالفقار علی بھٹو :

بھٹو[۱] پتہ ہے کیا کہتا تھا ؟ آپ کو سنا دوں واقعہ اس سے مزید بات سمجھ میں آجائے گی، جس زمانے میں قومی اتحاد کی تحریک چل رہی تھی آپ میں سے اس وقت کوئی پیدا بھی نہیں ہوا ہوگا، اکثریت پیدا نہیں ہوئی ہوگی، اس زمانے میں جب مفتی محمود صاحبؒ[۲] نے قومی اتحاد کی قیادت کی اور تحریک چلی تو بھٹو کے پاس اس زمانے میں کچھ باتیں ہو رہی تھیں کہ معراج کا موقع تھا وہاں پر اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی تھیں تو ایسے نبی عَلَيْهِ السَّلَامُ گئے، پھر پانچ کم کیں پھر فرمایا پھر پانچ کم کیں پھر پانچ رہ گئیں تو بھٹو سن رہا تھا تو بھٹو اس تحریک سے بڑا پریشان تھا نا کام ہوا، اسی تحریک کی قیادت میں....

---

[۱] ذوالفقار علی بھٹو، پاکستان کے نویں وزیر اعظم (مدت وزارت : ۱۴/اگست ۱۹۷۳ء تا ۵/جولائی ۱۹۷۷ء)

[۲] وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد (مدت وزارت : یکم مارچ ۱۹۷۰ء تا ۱۴/اکتوبر ۱۹۸۰ء)

اس کی حکومت ختم ہوگئی ! اس تحریک میں مفتی محمود صاحبؒ تحریک چلا رہے تھے علماء ہی تھے ! بھٹو نے اپنے ساتھیوں کو کہا نمازیں پچاس ہی رہتیں تو کتنا اچھا ہوتا، یہ مولوی نمازیں پڑھتے رہتے اور ہم سیاست کرتے رہتے ! یہ ہمارے لیے مصیبت بن گئے ہیں، پانچ نمازیں پڑھ کر ہمارے ساتھ شامل ہوگئے تو پچاس ہی رہتیں تو اچھا ہوتا تاکہ یہ نمازوں میں ہی لگے رہتے ! !

تو یہ سوچ ہے اور ہم اس سوچ کو کامیاب بناتے ہیں اور جو ہمیں ہاتھ چوم کر، جوتے اُٹھا کر، قدر کر کے ایک طرف کونے میں بٹھا دیتے ہیں عالم کو، طالب علم کو ! نہیں تمہارا کام تو یہ ہے ! ! وہ اسلام کی جڑ کو کاٹ رہا ہے حقیقت میں، دانستہ کر رہا ہے تو گناہ ملے گا، نادانستہ بیچارہ عقیدت محبت میں کر رہا ہے تو پھر گناہ تو نہیں ملے گا لیکن یاد رکھیں کہ نبی مقتدی بننے کے لیے نہیں آیا، نبی مقتدا بننے کے لیے آیا ہے ؟ ''مقتدا'' ! ! تو نبی کا نائب بھی مقتدا بنے گا ! !

فوجی سرکلر :

بہرحال اس میں آتا ہے کہ انہوں نے خط لکھا اَنْ وَفِّرُوا الْاَظَافِیْرَ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ سرکلر جاری کیا فوج میں، اللہ کرے فوجی سن رہے ہوں تو انہیں اس اسلامی اصول کا پتہ چلے، پتہ تو ہے، جانتے بھی ہیں لیکن جب اسلام کی نیت سے سوچیں گے تو اس سوچ پر عمل پر اور طرح کا ثواب ہوگا اس میں اور طرح کا معاملہ ہوگا ! یہ لکھ کے بھیجا کہ دیکھو جتنے جوان فوجی ہیں ان کے کمانڈر ہیں سب کے لیے کہ جب تم دشمن کی زمین میں جاؤ وہاں پھر رہے ہو دارالحرب میں لڑائی کے لیے پہنچے ہوئے ہو تو اپنے ناخنوں کو بڑھا لینا ! یہاں تو یہ سکھایا جاتا ہے کہ ناخن کاٹو، سکھاتے ہیں، نہیں سکھاتے ؟ ناخن کاٹ لو، ناخن بڑھانا بری بات ہے، ناخن کاٹنے چاہئیں، رکھنا بری بات ہے لیکن یہاں فرما رہے ہیں کہ ناخن بڑھانے ہیں دشمن کی زمین میں ! کیوں ؟ فَاِنَّهَا سِلَاحٌ کیونکہ ناخن ہتھیار ہیں اور وہاں قدم قدم پر ہتھیار کی ضرورت ہے لہٰذا دشمن کی زمین پر جب ہو تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ناخنوں کو بڑھانے کا سرکلر جاری کیا، تمام اطراف میں جہاں جہاں حکومت تھی وَھٰذَا مَنْدُوْبٌ اِلَیْهِ یہ ایسی چیز ہے کہ مجاہدین کو اس کی طرف ترغیب دی گئی ہے پسندیدہ کہا گیا ہے کہ اس چیز کو دارالحرب میں اختیار کرو

وَاِنْ کَانَ قَصُّ الْاَظَافِیْرِ مِنَ الْفِطْرَۃِ اگرچہ ناخنوں کو کاٹنا فطرت سے ہے ! کاٹتے ہیں، رکھنے نہیں، گندے بھی نہیں ہونے چاہئیں، کاٹتے ہیں، اگر بڑھ جائیں تو صاف رکھو لیکن دارالحرب میں جب ہوں تو یہ ہتھیار ہے ! !

ناخن ہتھیار بھی ہیں :

لِاَنَّہٗ اِذَا سَقَطَ السِّلَاحُ مِنْ یَدِہٖ وَقَرُبَ الْعَدُوُّ مِنْہُ رُبَّمَا یَتَمَکَّنُ مِنْ دَفْعِہٖ بِاَظَافِیْرِہٖ اس لیے کہ بعض دفعہ ہتھیار ہاتھ سے گرجاتا ہے لڑتے لڑتے یا بھاگ دوڑ میں جلدی میں اور دشمن اتنا قریب ہوتا ہے کہ ہتھیار اٹھانے کی مہلت نہیں ہوتی تو بعض دفعہ اپنے ناخنوں کی مدد سے وہ اپنے آپ کو دشمن سے بچا سکتا ہے اور اس کو قابو کر لیتا ہے اور اس کو زخمی کر دے گا، اس کی گردن میں یہ گھسا دے گا، اس کی آنکھوں میں ماردے گا یوں کر کے، کچھ نہ کچھ، ناک میں یوں گھسا کر کھینچ لے گا نتھنوں کے ساتھ، تو فرمایا یہ ناخن ہتھیار ہیں !

فرماتے ہیں وَھُوَ نَظِیْرُ قَصِّ الشَّوَارِبِ فَاِنَّہٗ سُنَّۃٌ یہ نظیر ہے مونچھیں کاٹنے کی، چھوٹی کرنے کی کیونکہ وہ سنت ہے ! ثُمَّ الْغَازِیْ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ مَنْدُوْبٌ اِلٰی اَنْ یُّوَفِّرَ شَارِبَہٗ لیکن غازی کے لیے میدانِ جنگ میں پسند کیا گیا ہے کہ اپنی مونچھوں کو خوب بڑھائے شَارِبٌ لِیَکُوْنَ اَھْیَبَ فِیْ عَیْنِ الْعَدُوِّ تاکہ یہ غازی یہ مجاہد دشمن کی نظر میں بڑی ہیبت ناک چیز بن کر ظاہر ہو، دشمن اسے دیکھ کر بھاگے کہ بھئی یہ تو بڑی چیز ہے، ویسے ہی رعب پڑ جائے اس پر ! اس لیے وہاں پر فرمایا کہ مونچھوں کو بڑھاؤ ! !

اللہ کرے ہمارے جرنیل بھی مونچھیں رکھنے لگ جائیں، مونڈھتے ہیں خوب کس کس کر، صبح اٹھ کر پہلا کام مونچھیں مونڈھنا ہے ! اے اللہ کے بندو تم جرنیل ہو کوئی بریگیڈیئر ہے کوئی کچھ اور مونچھیں مونڈھتے ہو بش کی طرح ! اللہ انہیں سمجھ عطا فرمائے اور یہ مونچھیں رکھیں کیونکہ یہ آتا ہے اَنْ یُّوَفِّرَ شَارِبَہٗ لِیَکُوْنَ اَھْیَبَ فِیْ عَیْنِ الْعَدُوِّ فَیَحْصُلَ بِہِ الْاِرْھَابَ [1] اس کی وجہ سے دشمن پر ایک رعب اور دبدبہ حاصل ہوگا ! ! اللہ تعالیٰ سمجھ کی اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین !

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

---

[1] شرح کتاب السیر الکبیر باب السلاح و الفروسیۃ ج ۱ ص ۸۰ ، ۸۱

قسط : ۱

حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب کابلی رحمہ اللہ

﴿ مولانا محمد معاذ لاہوری، فاضل جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

✡ ✡ ✡

حضرت مولانا سیف الرحمٰن کابلی رحمہ اللہ کی ولادت ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۱ء[۱] میں متھرا نو علاقہ دوآبہ ضلع پشاور میں ہوئی [۲] آپ کے والد کا نام غلام جان ہے، آپ کا اصل تعلق افغانستان کے علاقہ صوبہ قندھار کے ضلع ارغنداب سے ہے، آپ کے اَجداد وہاں سے دوآبہ میں آباد ہوئے، آپ کا نسبی تعلق افغانستان کی مشہور برادری علیکوزائی سے ہے، مولانا سیف الرحمٰن رحمہ اللہ اجازتِ حدیث کی جو سند دیتے تھے اس پر آپ کا تفصیلی تعارف یوں درج ہے :

> فیقول العبد الراجی الی رحمة الرحمن المدعو سیف الرحمن ابن المرحوم غلام جان خان ابن المرحوم عبد المؤمن خان الافغانی الدُّرانی العلیکوزائی نسبًا والفشاوری الدوابی المتھری مَولدًا والقندھاری الارغندی جدًا و الکابلی المھاجری مَسکنًا [۳]

---

[۱] الثمر الینیع فی اجازات الصنیع ص ۵۰۳

[۲] آپ کی تاریخ پیدائش میں دوقول ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء اور ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء مزید بھی ملتے ہیں، اوّل الذکر بریگیڈیئر مولانا فیوض الرحمٰن صاحب جدون مدظلہم نے مشاہیر علماء سرحد میں، جبکہ ثانی الذکر نزھة الخواطر میں مولانا عبدالحی حسنی لکھنوی رحمہ اللہ نے درج کیے ہیں، متن میں نقل کیا گیا قول شیخ سلیمان بن عبدالرحمٰن الصنیع نے درج کیا ہے، شیخ سلیمان کو مولانا کابلی رحمہ اللہ نے اپنے حالات خود تحریر فرما کر دیے تھے اس لیے راجح بھی یہی سال لگتا ہے ، واللہ اعلم !

[۳] الثمر الینیع فی اجازات الصنیع ، ثبت شیخ سلیمان بن عبدالرحمٰن الصنیع ، مرتبہ ابو زکریا صالح بن سلیمان الحِجّی مطبع مرکز الملك الفیصل للبحوث و الدراسات الاسلامیة ۱۴۳۱ ھ ص ۱۲۷

قدیم کتب نزھة الخواطر وغیرہ میں مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ کے نام کے ساتھ ''ٹونکی'' نسبت بھی لکھی گئی ہے ،اس کی اہم ترین وجہ آپ کا طویل قیامِ ٹونک ہے ، نیز آپ کا نکاح بھی قاضی ٹونک دوست محمد بن محمد امیر کابلیؒ کی صاحبزادی سے ہوا تھا ! قاضی صاحب ،حضرت شاہ اسحاق دہلویؒ کے مشہور شاگرد مولانا سیّد عالَم علی نگینویؒ کے حدیث میں شاگرد تھے ،اسی وجہ سے مولانا سیف الرحمٰنؒ کے نام کے ساتھ ٹونک کی نسبت بھی عربی کتب میں منقول ہے ! [۱]

مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ نے ابتدائی تعلیم دوآبہ ہی میں حاصل کی ،متوسط کتب معقولات تک آپ نے دوآبہ کے مشہور عالم مولانا صریح اللہ [۲] اور مولانا فضلِ قادر ترنگ زئی [۳] سے حاصل کیں متوسط تعلیم کے بعد آپ نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا ،اس زمانے میں فنون کی اعلیٰ تدریس میں مولانا لطف اللہ علی گڑھیؒ کا طوطی ہر طرف بول رہا تھا ،آپ مولانا کے درس میں حاضر ہوئے اور کئی سال آپ کی خدمت میں رہے ۔انڈیا آفس لندن کی رپورٹ میں آپ کے علی گڑھ میں مولانا لطف اللہ صاحب سے تلمذ کا اثبات ہے [۴] جبکہ مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے نزھة الخواطر میں اس تلمذ کے بارے میں لَازَمَهُ مُدَّةً کا لفظ لکھا ہے [۵] جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مولانا لطف اللہؒ کی خدمت میں کئی سال رہے اس رپورٹ میں آپ کا حضرت گنگوہیؒ سے پڑھنا نہیں لکھا چونکہ یہ قیام ایک سال کا تھا ممکن ہے رپورٹر نے اسے لاعلمی میں غیر اہم سمجھ لیا ہو، بہرحال یہ پڑھنا ثابت ہے !

آپ اجازتِ حدیث کی جو سند دیتے تھے اس میں حضرت گنگوہیؒ سے تلمذ کا یوں تذکرہ ہے :

---

[۱] نزھة الخواطر مرتبہ مولانا عبدالحی لکھنویؒ، مطبع دار ابن حزم بیروت 1999ء ج۸ ص۱۲۴۰

[۲] مشاہیر علماء سرحد ۱۸۵۷ تا ۱۹۷۷ء ،تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی ڈاکٹر حافظ قاری بریگیڈیر فیوض الرحمٰن جدون، جامع مسجد فرقان ملیر کینٹ کراچی ص۱۹۸ [۳] مشاہیر علماء سرحد ص۱۴۰

[۴] تحریک شیخ الہندؒ انگریز سرکار کی زبان میں ریشمی خطوط سازش کیس ،مرتبہ مولانا سید محمد میاںؒ ناشر مکتبہ محمودیہ بیت الحمد جامعہ مدنیہ کریم پارک طبع دوم ۱۹۷۸ء ص۴۷۳ [۵] نزھة الخواطر ج ۸ ص ۱۲۴۰

وانی حصلت القراء ة و السماع و الاجازة و الخلافة للصحاح المذکورة عن الشیخ المفسر المحدث الفقیه الحنفی مولانا رشید احمد السهارنفوری الجنجوهی [1]

بہرحال فنون کی تکمیل کے بعد آپ حدیث پڑھنے کے لیے فقیہ النفس مجاہد ملت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے دربار میں حاضر ہوئے جہاں سے آپ نے علومِ حدیث کے ساتھ ساتھ جذبۂ حریت کی تعلیم بھی حاصل کی !

حضرت گنگوہیؒ کے ہاں آپ نے کس زمانے میں تعلیم حاصل کی اس کی صراحت تو نہیں ملتی البتہ شیخ سلیمان بن عبدالرحمٰن الصنیعؒ نے اجازتِ حدیث کے وقت جو آپ سے حالات لکھوائے تھے اس میں یہ جملہ درج ہے مکث فی طلب العلم خمسا وثلاثین سنة [2] اس جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ دورۂ حدیث کے وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی، اب آپ کی ولادت کا سال ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۱ء تسلیم کیا جائے تو آپ کی فراغت کا زمانہ ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۵ء بنتا ہے، واللہ اعلم !

حضرت گنگوہیؒ کے ہاں سندِ حدیث دینے کا لازمی معمول تھا، ابتدائی دور میں آپ خود سند تحریر فرما کر عنایت فرماتے، بعد میں جب طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی تو سند حدیث طبع کروالی گئی تھی جس پر آپ تاریخ، مہر اور دستخط ثبت فرما دیتے تھے !

مطبوعہ سند میں صحاح ستہ پڑھنے کا تذکرہ طبع شدہ ہے، جبکہ جو سند آپ خود تحریر فرماتے اس میں طالب علم کی تعلیم کے اعتبار سے کتب تحریر فرماتے، ہمارے پیشِ نظر رمضان ۱۳۰۵ھ میں تحریر کردہ ایک سند ہے، جسے تبرکاً یہاں درج کیا جارہا ہے تاکہ حضرت گنگوہیؒ کے سندِ حدیث تحریر کرنے کے انداز سے واقفیت ہو سکے، امید ہے کہ اس سے ملتی جلتی سند آپ نے مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ کو بھی مرحمت فرمائی ہوگی، سند یہ ہے :

---

[1] الاجازاة الهندیة و تراجم علمائها ، مرتبه الشیخ عمر بن محمد سراج حبیب اللّٰه. مطبع مکتبه نظام یعقوبی بحرین س ط ۲۰۲۲ء ج۲ ص ۱۰۰۷ [2] الثمرالینیع فی اجازات الصنیع ص ۵۰

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیرخلقه محمد وآله واصحابه اجمعین اما بعد !

فیقول العبد المفتقر الی رحمة ربه الصمد الاحقر الاضعف رشید احمد عفی اللّٰہ عن زلاته ان المولوی عبدالحی [1] قد قرأ علیّ واستمع عندی الصحیحین للشیخین و سنن ابی داوٗد السجستانی وسنن النسائی بتمامها من اولها وآخرها. فاجاز به الراویة عنی بما قرأ وما غیر من مسنداتی بشرط التقوٰی والتقیظ والامعان فی اللفظ والمعانی .

و اوصیه باتباع سنن سیّد الاولین والآخرین واجتناب البدع ومخترعات المضلین وان یوتر الدار الاخرٰی علی ظلم الدار الدنیا وان یشتغل بقیة عمره بتدریس العلوم المرضیة الدینیة ویحترز من ان یضیع انفاسه فی ظلمات الفلسفة الدینیة . نجانا اللّٰہ منها وادعوا اللّٰہ ان یهدینی وایاه الی ما یرضاه والحمد للّٰہ رب العلمین وصلی اللّٰہ علی سیدنا و مولانا محمد وآله وصحبه و اتباعه اجمعین .

رقمتهٗ بیدی الخامس العشرین من رمضان المنسلك فی ۱۳۰۵ ھ الف وثلٰث مائة وخمس من الهجرة علی صاحبها الوف التسلیمات والتحیة .

رشید احمد [2]

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے علاوہ آپ کو کبار محدثین، شیخ حسین بن محسن الانصاری اور شیخ سیّد محمد سنوسی رحمہما اللہ سے بھی اجازتِ حدیث حاصل تھی ۔ شیخ سلمان بن عبدالرحمٰن الصنیعؒ نے آپ سے پوچھ کر جو حالات لکھے تھے اس میں ان دونوں اجازتوں کا یوں تذکرہ ہے :

---

[1] اس میں مراد مولانا عبدالحی چاٹگامیؒ ہیں [2] سیرت فخر العارفین سوانح حضرت سیّد شاہ محمد عبدالحی قدس سرہٗ تالیف مولانا حکیم سیّد سکندر شاہ، مطبع تصوف فاؤنڈیشن ص ۳۴

وفی حَجَّة الاوّل اجازه السیّد محمد السنوسی وفی الھند کتب له بالاجازة العامة الشیخ حسین بن محسن الانصاری باجازه حوت اثبات کثیره . ۱؎

تدریس :

تذکروں کے عمومی انداز کے مطابق آپ نے تدریس کی ابتداء ٹونک سے کی، لیکن انڈیا آفس لندن کی رپورٹ کے مطابق آپ ٹونک سے قبل شاہ جہاں پور کے مدرسہ اسلامیہ میں ہیڈ ماسٹر (صدر مدرس) رہے، رپورٹ میں درج ہے :

> ''علی گڑھ میں مولوی لطف اللہ سے مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سیف الرحمٰن بالآخر شاہجہانپور کے اسلامیہ سکول کا ہیڈ ماسٹر بن گیا اس کے بعد وہ ریاست ٹونک پہنچا'' ۲؎

آپ کے مزار واقع متھرا نو بٹگرام دوآبہ ضلع چارسدہ میں آپ کی قبر کے گرد ایک تعارفی کتبہ نصب ہے، اس کے مطابق آپ نے پانی پت میں بھی تدریس کی ہے، کتبہ کی عبارت یہ ہے :

> ''تمام علوم درسی کی تکمیل کے بعد مولانا سیف الرحمٰن صاحبؒ نے اپنی تمام تر توجہ درس وتدریس کی طرف مبذول فرمائی، ہند کے بعض مشہور مقامات مثلاً ریاست ٹونک وشاہ جہان پور اور پانی پت میں آپ نے مدرس کی حیثیت سے کام کیا، آخر میں فتح پوری دہلی میں آپ کو صدر مدرس کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا''

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ کے تدریسی مقامات دہلی سے قبل تین ہیں؛ شاہ جہان پور، پانی پت اور ٹونک، ان میں ٹونک تو بہرحال مؤخر ہے البتہ شاہ جہان پور یا پانی پت میں کس کا زمانہ مقدم ہے اور کس کا موخر ہے، یہ بات قابلِ تحقیق ہے۔ انڈیا آفس لندن کی رپورٹ کے مطابق آپ شاجہان پور کے بعد ٹونک آئے تھے، اس عبارت کو مرتب مانا جائے تو قیام پانی پت مقدم معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم !

۱؎ الثمر الینیع فی اجازات الصنیع (مخطوطه) ص ۵۰۳ ۲؎ تحریک شیخ الہندؒ ص ۳۶۸

قیامِ ٹونک :

مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ ٹونک کب آئے اور کس مسجد میں درس کا سلسلہ شروع کیا اس کی وضاحت تو نہ مل سکی، البتہ جب ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء میں قافلہ مسجد میں مدرسہ ناصریہ کی بنیاد رکھی گئی تو آپ کی علمی شہرت ریاست ٹونک میں مُسلَّم تھی، اسی وجہ سے آپ کو مدرسہ ناصریہ کا صدر مدرس مقرر کیا گیا ! مولانا ساجد حسن شاہ ٹونکی بن مولانا سعد حسن خان ٹونکیؒ اپنے مقالے میں مدرسہ ناصریہ کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں : [1]

مدرسہ ناصریہ : یہ مدرسہ صاحبزادہ عبدالرحیم خان کی سر پرستی میں ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء میں قائم ہوا ! یہ ٹونک کے دو ابتدائی مدارس میں سے ایک تھا، (اس سے پہلے علماء مساجد میں انفرادی درس قائم کیے ہوتے تھے، ناقل) جہاں سرحد و افغانستان تک سے طلبہ اپنے علم کی پیاس بجھانے کے لیے آیا کرتے تھے ....مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ صدر مدرس اور مولانا حیدر حسن خان مدرس دوم مقرر ہوئے، اولاً اس مدرسہ کا قیام جامع مسجد قافلہ میں ہوا ! [2]

ٹونک میں مدرسہ ناصریہ کے مدمقابل مدرسہ برکاتیہ تھا جہاں مولانا برکات احمد ٹونکی درس دیتے تھے، مولانا برکات احمد ٹونکی کی علمی وجاہت پوری ریاست میں تھی، اس ماحول میں صاحبزادہ عبدالرحیم ٹونکی کی سر پرستی اور مولانا سیف الرحمٰن کابلی کی صدر مدرسی نے مدرسہ ناصریہ کی شہرت کو مدرسہ برکاتیہ کے مقابلے میں بام عروج تک پہنچایا۔ مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ کے زمانہ صدارت میں ہی مولانا خان بہادر مارتونگیؒ (صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف سوات) بھی مدرسہ ناصریہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں، مولانا مارتونگیؒ نے اس مدرسہ میں اپنے استفادہ و قیام کو تفصیلاً بیان کیا ہے ذیل میں ہم صرف ان حضرات کے نام لکھ رہے ہیں جو مدرسہ ناصریہ میں مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ کی زیرِ صدارت تدریس میں مشغول تھے !

---

[1] طوالت کے خوف سے ہم نے چند جملے مدرسہ اور مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ سے متعلق اس اقتباس میں نقل کیے ہیں

[2] علماء ٹونک کی دینی و علمی خدمات کا تحقیقی مطالعہ، خلاصہ برائے مقالہ پی ایچ ڈی، مقالہ نگار ساجد حسن خان شعبہ تقابلِ ادیان وثقافت اسلامیہ سندھ یونیورسٹی جام شورو ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۱

''مولانا حیدر حسن خان ٹونکی، مدرس دوم۔ مولانا کلن (نحوی)۔ مولانا محمد مصطفیٰ۔
مولانا حسب رضا'' [۱]

قیام دہلی :

مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ ٹونک سے مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی تشریف لے آئے آپ کی فتح پوری آمد کا پس منظر مولانا خان بہادر مارتو نگیؒ یوں بیان کرتے ہیں :

''ابھی ہم ٹونک میں تھے کہ حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب کو مدرسہ فتح پوری دہلی کے اراکین نے سو روپیہ مشاہرہ پر طلب کیا، ٹونک میں آپ کا مشاہرہ چالیس روپے تھا، مولانا حکیم برکات احمد صاحب چونکہ نواب ٹونک کے خصوصی طبیب تھے اس وجہ سے ان کا مشاہرہ تین سو روپے ماہوار تھا'' [۲]

تھوڑ آگے چل کر لکھتے ہیں :

''یہ ۱۳۳۰ھ کی بات ہے'' [۳]

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مدرسہ عالیہ فتح پوری اور اس کی ترقی میں آپ کے کردار پر مختصر روشنی ڈالی جائے :

جامع مسجد و مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی :

چاندنی چوک کے مغربی کنارہ پر ۱۰۶۰ھ/ ۱۶۵۰ء میں شاہ جہان کی اہلیہ صاحب بیگم نے یہ مسجد بنوائی، یہ مسجد اپنے اندر بہت سی تاریخ سمیٹے ہوئے تھی، اس کا مدرسہ مختلف ادوار میں بنتا بگڑتا رہا ہے ۱۳۳۰ھ کے قریب اس کی دوبارہ نشاۃ ہوئی اور قرآن مجید و درسِ نظامی کی تعلیم کا اجرہوا، ۱۳۳۱ھ تک مسجد کی حالت کافی بہتر ہوگئی تھی واقعات دار الحکومت دہلی کے مصنف بشیر الدین احمد دہلوی لکھتے ہیں :

[۱] مارتو نگ بابا کی کہانی خود اُن کی زبانی مؤلف فضل محمود روخان، اشاعتِ ثانی ۲۰۰۷ء ملنے کا پتہ شعیب سنز پبلشر جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ص ۲۰،۱۹

[۲] مارتو نگ بابا کی کہانی خود اُن کی زبانی ص ۲۰ [۳] مارتو نگ بابا کی کہانی خود اُن کی زبانی ص ۲۱

''۱۳۳۱ھ میں تمام صحن میں چوکے بچھادیے گئے اور وضو کی نالیاں پختہ بنائی گئیں مسجد کے اندر والی ساری دکانیں کرایہ داروں سے خالی کراکے اس میں لڑکے قرآن شریف پڑھتے ہیں'' ۱

یہ مدرسہ عالیہ فتح پوری کا وہی دور ہے جب ٹونک سے تشریف لاکر مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ نے اس مدرسہ کی صدارت قبول کی تھی اور مدرسہ کو ہندوستان کے اہم مدارس میں شامل کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا تھا ! ذیل میں ہم مولانا خان بہادر مارتونگیؒ کے منتخب جملے نقل کررہے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ آپ کا مدرسہ عالیہ فتح پوری کی شہرت کو بامِ عروج تک پہنچانے میں کتنا اہم کردار تھا :

☆ (۱۳۳۰ھ) یہ وہ زمانہ تھا کہ فنون کی اونچی کتابیں پڑھنے کی غرض سے علمی طبقوں کا رجحان مدرسہ عالیہ رامپور کی طرف بہت زیادہ تھا، ہمارے حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحبؒ کی تجویز تھی کہ فتح پوری میں ایک ایسا جید معتمد، معمر عالم لایا جائے جو طلبہ کا مرجع ہو اور مدرسہ کی طرف رامپور کی طرح طلبہ کا رجحان پیدا ہوسکے، اس تجویز کی بنا پر غور غشتی کے مشہور عالم مولانا قطب الدین صاحبؒ کو پچاس روپے ماہوار پر دعوت دی گئی ! !

☆ ابھی یہاں موصوف کو ایک سال ہی گزرا تھا کہ مدرسہ کے اطراف واَکناف سے یہاں تک کہ رامپور سے بھی طلبہ کھنچنے لگے اور فتح پوری مدرسہ علمی اور علوم وفنون کے لحاظ سے سارے ہندوستان کا مرکز بن گیا ! !

☆ مولانا قطب الدین صاحبؒ کے مدرسہ سے رخصت کے بعد آپ نے مشہور اہلِ علم مولانا پردل قندھاریؒ صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ دہلی جو آپ کے ہم سبق بھی تھے، کو فتح پوری لے آئے، مدرسہ عالیہ فتح پوری کا یہ ابتلائی دور تھا اس لیے اساتذہ کا یہاں رکنا بظاہر مشکل تھا اس لیے مولانا پردل قندھاریؒ کے جانے کے بعد مولانا کابلیؒ نے یکے بعد دیگرے مولانا غلام نبی گلاوٹھیؒ اور علاقہ چھچھ کے مولانا

۱ واقعاتِ دارالحکومت دہلی، مصنف بشیر الدین احمد دہلوی، ۱۹۱۹ء (میں) شمسی مشین پریس آگرہ میں محمد بشیر الدین خان ومحمد شمس الدین خان کے اہتمام سے چھپی حصہ دوم ص ۲۴۵

قاضی پوری صاحب کو مدرسہ میں لائے، جب یہ دونوں ہی فتح پوری میں خدمات انجام نہ دے سکے تو مولانا کابلیؒ کی درخواست پر مولانا قطب الدین صاحبؒ دوبارہ تشریف لے آئے ! [1]

غرض مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ نے مدرسہ عالیہ فتح پوری کے معیار کو بلند رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی اور قدرت نے آپ کو بہترین افراد کی دستیابی کے ساتھ ساتھ وسائل بھی مہیا فرمائے مدرسہ کے اس دور میں اساتذہ کی تنخواہیں تو مسجد کے اردگرد کی دکانوں کے کرایوں سے دی جاتی تھیں جبکہ طلبہ کا کھانا اہلِ علاقہ دیتے تھے ! واقعات دارالحکومت دہلی کے مصنف اُس دور کے مدرسہ عالیہ پر روشنی ڈالتے ہیں :

مدرسہ عربیہ : اس میں چار مدرس فارسی اور ایک مدرس قرآن، کل چھ مدرس ہیں، ڈھائی سو روپے ماہانہ کا خرچ ہے، مذہبی تعلیم انتہائی درجے، حدیث شریف اور فقہ معقول و منقول کی ہوتی ہے، بیرون جات کے طلبہ کثرت سے ہیں، ان کے روٹی کپڑے کا کوئی سہارا نہیں، گھر گھر سے روٹیاں مقرر ہیں ! [2]

مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ مدرسہ عالیہ فتح پوری میں شعبان ۱۳۳۳ھ/ جون ۱۹۱۵ء تک تعلیمی و تحریکی سرگرمیوں میں مصروف رہے ! (جاری ہے)

۞ ۞ ۞

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (ادارہ)

---

[1] منتخب مواد اَز مارتو نگ بابا کی کہانی خود اُن کی زبانی [2] واقعات دارالحکومت دہلی، جلد دوم ص ۳۴۷

اہم اعلان

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کی شخصیت و خدمات پر انوار مدینہ کی ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں معاصرین، تلامذہ، متعلقین و محبین حضرات کے تاثرات بھی شامل ہوں گے ! جو حضرات اپنے مضامین و مقالات، تاثرات، تعزیتی پیغامات یا منظوم کلام ارسال فرمانا چاہیں، جلد از جلد درج ذیل پتہ، ای میل یا واٹس ایپ نمبر پر ارسال فرما دیں علاوہ ازیں اگر کسی کے پاس شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا مکتوب یا تحریر موجود ہو تو اسے بھی ارسال فرما دیں !

جو حضرات اپنے تاثرات زبانی بتانا چاہیں، وہ اپنے نام، پتے اور مکمل تعارف کے ساتھ درج ذیل نمبر پر صوتی پیغام (وائس میسج) بھی ارسال فرما سکتے ہیں اگر مضمون، مقالہ، مکتوب یا تاثرات کمپوز شدہ ہوں تو ان کی کمپیوٹر فائل بھی ای میل یا واٹس ایپ فرمادیں تو نوازش اور ادارے کے ساتھ دوہرا تعاون ہوگا

رابطہ : ڈاکٹر محمد امجد غفرلہٗ

جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد ۱۹ رکلومیٹر شارع رائیونڈ لاہور

jmj786_56@hotmail.com

dramjad71@gmail.com

+92 333 - 4249302

+92 304 - 4587751

اخبار الجامعہ

﴿ جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

☆ ۲۷؍ جولائی کو محترم مسعود صاحب بحریہ ٹاؤن لاہور سے جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور جامعہ کے نائب مہتمم مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی اور رات کا قیام خانقاہ حامدیہ میں فرمایا۔

اسی روز جناب غلام عباس صاحب لاہور سے جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی، خانقاہ حامدیہ میں کھانا تناول فرمایا بعد ازاں واپس تشریف لے گئے۔

☆ ۲۷؍ جولائی کو لکی مروت سے حاجی امان اللہ صاحبؒ کے بیٹے ماسٹر عبدالرشید صاحب جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی، بعد ازاں واپس تشریف لے گئے۔

☆ ۷؍ اگست کو پاکستان کے معروف تاجر و چیئرمین پشاور زلمی جاوید آفریدی صاحب، حاجی رضا آفریدی صاحب، فیصل آفریدی صاحب اور خالد آفریدی صاحب کی والدہ محترمہ کی وفات پر مولانا عکاشہ میاں صاحب ان کے گھر تعزیت کی غرض سے تشریف لے گئے۔

☆ ۷؍ اگست کو جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مع رفقاء جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی اور باہمی تبادلہ خیال کے ساتھ چائے نوش فرمائی، کچھ دیر قیام کے بعد واپس تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ اس محبت و تعلق کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے اور دینی خدمات میں برکت عطا فرمائے، آمین !

☆ ۱۶؍ اگست کو فاضلِ جامعہ مولانا کلیم اللہ صاحب نقشبندی کوئٹہ سے جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی، رات کا قیام خانقاہ حامدیہ میں فرمایا بعد ازاں واپس تشریف لے گئے۔

اسی روز سیالکوٹ سے فاضلِ جامعہ مولانا عامر علی صاحب جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے، مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی، خانقاہ حامدیہ میں رات کا قیام و طعام فرمایا بعد ازاں واپس تشریف لے گئے۔

☆ ۱۷؍اگست کو ملائیشیا کے معروف عالمِ دین شیخ ادریس صاحب حفظہ اللہ اپنے وفد کے ہمراہ جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے ، جامعہ پہنچنے پر معزز مہمانوں کا استقبال کیا گیا اس موقع پر جامعہ مدنیہ جدید کے نائب مہتمم مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات ہوئی اور جامعہ کے تعلیمی و انتظامی امور کے حوالے سے باہمی گفتگو ہوئی ، بعدازاں مہمانوں نے جامعہ میں ناشتہ تناول فرمایا اور کچھ دیر قیام کے بعد دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ واپس تشریف لے گئے ، جامعہ مدنیہ جدید کے لیے ان کی آمد باعث مسرت اور باعث خیر و برکت رہی۔

☆ ۱۸؍اگست کو ملتان سے جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پنجاب ایڈووکیٹ نور خان ہانس صاحب جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی ، خانقاہ حامدیہ میں کھانا تناول فرمایا۔

☆ ۱۹؍اگست کو جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری حافظ نصیر احمد احرار صاحب جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی ، خانقاہ حامدیہ میں چائے نوش کی۔

☆ ۱۹؍اگست کو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل رائیونڈ کے امیر مفتی محمد شہزاد صاحب مع وفد جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی اور جمعیۃ علماء اسلام تحصیل رائیونڈ کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی۔

☆ اسی روز مولانا عکاشہ میاں صاحب مع رفقاء جمعیۃ علماء اسلام تحصیل قصور کے جنرل سیکرٹری مفتی زبیر احمد صاحب سبحانی کی والدہ کی تعزیت کے لیے ان کی رہائش گاہ راجہ جنگ قصور تشریف لے گئے اور ان کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر تعزیت و اظہارِ افسوس کیا۔

☆ ۲۰؍اگست کو جناب فیصل بلال صاحب حسینی گوجرانوالہ سے جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اور مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی ، خانقاہِ حامدیہ میں کھانا تناول فرمایا بعدازاں تشریف لے گئے

☆ ۲۵؍اگست کو مولانا عکاشہ میاں صاحب ، جامعہ منظور الاسلامیہ کینٹ کے مہتمم حضرت مولانا اسد اللہ صاحب فاروقی رحمہ اللہ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے جہاں آپ کی ملاقات حضرت مولانا پیر عبدالقدوس صاحب نقشبندی مدظلہم ، صاحبزادہ مولانا محمود الحسن صاحب نقشبندی ، جامعہ اشرفیہ کے

نائب مہتمم حضرت مولانا زبیر حسن صاحب اور حضرت مولانا عبدالخبیر آزاد صاحب وغیرہ سے ملاقات ہوئی۔

☆ ٢٧ اگست کو حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہم جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے، مولانا عکاشہ میاں صاحب سے ملاقات کی اور خانقاہ حامدیہ میں چائے نوش فرمائی اور مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

۞ ۞ ۞

وفیات

☆ ٥ اگست کو پاکستان کے معروف تاجر و چیئرمین پشاور زلمی جناب جاوید آفریدی صاحب، حاجی رضا آفریدی صاحب، فیصل آفریدی صاحب اور خالد آفریدی صاحب کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں

☆ ١٨ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل قصور کے جنرل سیکرٹری مفتی زبیر احمد سبحانی کی والدہ صاحبہ مختصر علالت کے بعد قصور میں انتقال فرما گئیں۔

☆ ٢٠ اگست کو جناب اختر الدین صاحب طویل علالت کے بعد لاہور میں انتقال فرما گئے، آپ جامعہ مدنیہ جدید کے ناظم ڈاکٹر محمد امجد صاحب کے خالو اسلام الدین صاحب مرحوم (سابق ایم پی اے، پی پی پی) اور الحاج حافظ جلال الدین اکبر شہید کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆ ٢٤ اگست کو جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع قصور جناب مسعود الحسن جمال صاحب و مولانا حافظ مسرور الحسن ضیاء صاحب کی والدہ صاحبہ طویل علالت کے بعد پتوکی میں انتقال فرما گئیں۔

☆ ٢٥ اگست کو جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور کینٹ کے مہتمم حضرت مولانا پیر اسد اللہ فاروق صاحبؒ مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے، آپ حضرت مولانا پیر سیف اللہ خالد صاحب نقشبندیؒ کے فرزند تھے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو، آمین۔ جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین !

جامعہ مدنیہ جدید کے واجبی ماہانہ تخمینی اخراجات

اہلِ اسلام جانتے ہیں کہ دین اسلام کی اشاعت میں دینی مدارس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ان ہی مدارس میں انبیاء کرام کے وارث تیار ہوتے ہیں ان کی ضروریات کا پورا کرنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے ان ہی مدارس میں شارع رائیونڈ پر واقع ''جامعہ مدنیہ جدید'' ایک بہت بڑی دینی درسگاہ ہے جس کا فیض اندرون و بیرون ملک ہر جگہ عام ہے لہٰذا تمام اہل ثروت و مخلص مسلمانوں سے جامعہ کے ساتھ بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے

مطبخ		32,50,000
تنخواہیں		16,80,000
بل بجلی		3,15,000
تعمیراتی بحالیات		2,50,000
متفرق اخراجات		2,00,000
بل گیس		1,35,000
نشرواشاعت		60,000
کتب برائے طلباء		40,000
کل		59,30,000

نوٹ : زیرِ تعمیر مسجد حامد ، دارالقرآن ، دارالحدیث ، دارالاقامہ ، کتب خانہ اساتذہ کی رہائشگاہیں اور جامعہ کے دیگر اہم تعمیراتی اور ترقیاتی اخراجات کی مد میں چندے کی آمد نہ ہونے کے برابر ہے جس پر اہلِ خیر حضرات کی خصوصی توجہ اور دعائیں درکار ہیں !

انتظامیہ : جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد ۱۹ رکلو میٹر شارع رائیونڈ لاہور

0333 - 4249301 - 0323 - 4249302

ایمان افروز
تاریخی
سالانہ
ختم نبوت کانفرنس
پُروقار
بتاریخ
7
ستمبر
2026
بروز
پیر
شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
بعد نماز عصر
پُروقار
عظیم الشان
بمقام
وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ لاہور
زیرِ صدارت
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ولیٔ کامل نقشبندی مجددی
حضرۃ مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب حفظہ اللہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جس میں
ملک بھر سے نامور علماء کرام مشائخ عظام نعت خواں قراء اور مذہبی سیاسی و سماجی قائدین تشریف لا رہے ہیں
تمام اہل اسلام سے جوق در جوق شرکت کی اپیل ہے
منجانب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
0300-4304277
0321-9448442
0321-4320253
0300-4981840

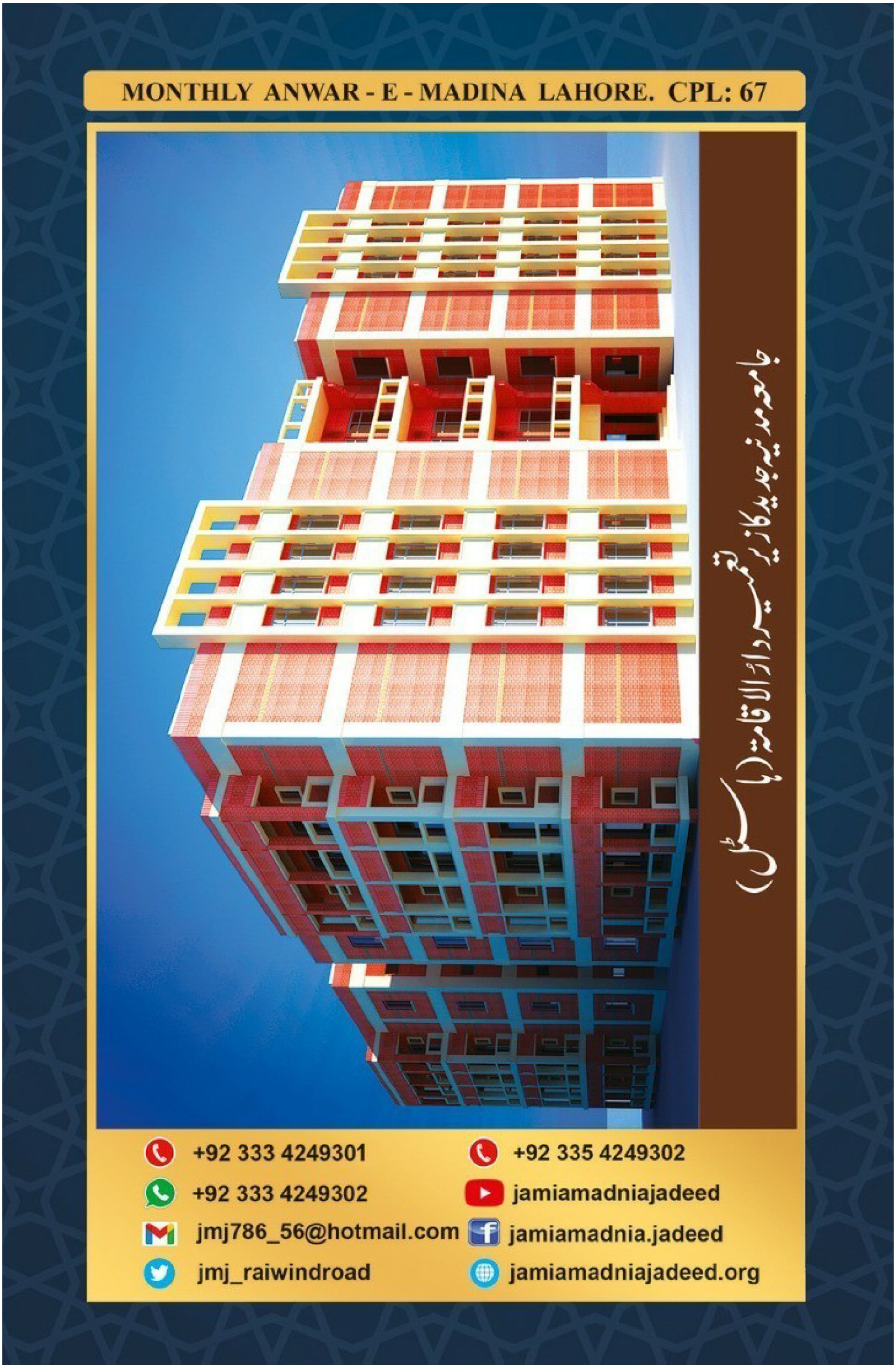
MONTHLY ANWAR - E - MADINA LAHORE. CPL: 67
جامعہ مدنیہ جدید کا زیرِ تعمیر دارالاقامہ (ہاسٹل)
+92 333 4249301
+92 335 4249302
+92 333 4249302
jamiamadniajadeed
jmj786_56@hotmail.com
jamiamadnia.jadeed
jmj_raiwindroad
jamiamadniajadeed.org